Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم　　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم　　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد
59

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ
8

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

10 ربیع الاوّل 1431 ہجری 25 تبلیغ 1389 ہش 25 فروری 2010ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

وہی خدا ہے جس نے ایک اَنپڑھ قوم کی طرف انہی میں سے ایک شخص کو رسول بنا کر بھیجا جو ان کو خدا کے احکام سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ گو وہ اس سے پہلے بڑی بھول میں تھے۔

ارشاد باری تعالیٰ

☆......ھُوَ الَّذِیۡ بَعَثَ فِی الۡاُمِّیّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡھُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡھِمۡ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیۡھِمۡ وَیُعَلِّمُھُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَۃَ وَاِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ۝ وَّاٰخَرِیۡنَ مِنۡھُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِھِمۡ وَھُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ۝ (سورۃ الجمعہ آیت ۳-۴)

ترجمہ: وہی خدا ہے جس نے ایک اَنپڑھ قوم کی طرف انہی میں سے ایک شخص کو رسول بنا کر بھیجا جو ان کو خدا کے احکام سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ گو وہ اس سے پہلے بڑی بھول میں تھے۔ اور ان کے سوا ایک دوسری قوم میں بھی (وہ بھیجے گا) جو ابھی تک ان سے ملی نہیں۔ اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔

☆......قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ۔ (اٰل عمران:۳۲)

ترجمہ: (اے پاک رسولؐ!) تو کہہ دے (اے لوگو!) اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اس صورت میں وہ (بھی) تم سے محبت کرے گا اور تمہارے قصور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

☆......اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا (احزاب:۵۷)

ترجمہ: اللہ یقیناً اس نبی پر اپنی رحمت نازل کرتا ہے اور اس کے فرشتے بھی یقیناً اس کے لئے دُعائیں کررہے ہیں۔ پس اے مومنو! تم بھی اس نبی پر درود بھیجتے اور ان کے لئے دُعائیں کرتے رہا کرو اور (خوب جوش وخروش سے) ان کیلئے سلامتی مانگتے رہا کرو۔

☆...... لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنۡ کَانَ یَرۡجُوا اللّٰہَ وَالۡیَوۡمَ الۡاٰخِرَ وَذَکَرَ اللّٰہَ کَثِیۡرًا۔ (الاحزاب رکوع:۳)

ترجمہ: تمہارے لئے (یعنی ان لوگوں کیلئے) جو اللہ اور اخروی دن سے ملنے کی امید رکھتے ہیں اور اللہ کا بہت ذکر کرتے ہیں اللہ کے رسول میں ایک اعلیٰ نمونہ ہے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆......عَنۡ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اُعۡطِیۡتُ خَمۡسًا لَمۡ یُعۡطَھُنَّ اَحَدٌ قَبۡلِیۡ نُصِرۡتُ بِالرُّعۡبِ مَسِیۡرَۃَ شَھۡرٍ وَجُعِلَتۡ لِیَ الۡاَرۡضُ مَسۡجِدًا وَطُھُوۡرًا فَاَیُّمَا رَجُلٍ مِنۡ اُمَّتِیۡ اَدۡرَکَتۡہُ الصَّلٰوۃُ فَلۡیُصَلِّ وَاُحِلَّتۡ لِیَ الۡغَنَائِمُ وَلَمۡ تَحِلَّ لِاَحَدٍ مِنۡ قَبۡلِیۡ وَاُعۡطِیۡتُ الشَّفَاعَۃَ وَکَانَ النَّبِیُّ یُبۡعَثُ اِلٰی قَوۡمِہٖ خَاصَّۃً وَبُعِثۡتُ اِلَی النَّاسِ عَامَّۃً۔ (متفق علیہ)

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے پانچ خصوصیات ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہیں ہوئیں۔ ایک ماہ کی مسافت سے رعب کے ساتھ مدد کیا گیا ہوں میرے لئے تمام زمین مسجد اور پاکیزہ بنادی گئی ہے، میری امت میں سے جس پر نماز کا وقت آجائے وہ نماز پڑھ لے۔ میرے لئے غنائم حلال کردی گئیں۔ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں ہوئیں مجھے شفاعت کا حق ملا ہے اور پہلے نبی کسی خاص ایک قوم کی طرف مبعوث ہوتے تھے اور میں سب لوگوں کی طرف مبعوث ہوا ہوں''۔

فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

''ہمارا صرف ایک ہی رسول ہے اور ایک ہی قرآن شریف اس رسول پر نازل ہوا ہے جس کی تابعداری سے ہم خدا کو پا سکتے ہیں۔ آج کل فقراء کے نکالے ہوئے طریقے اور گدّی نشینوں اور سجادہ نشینوں کی دعائیں اور دُرود اور وظائف یہ سب انسان کو صراطِ مستقیم سے بھٹکانے کا آلہ ہیں۔ سو تم ان سے پرہیز کرو۔ ان لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے کی مہر کو توڑنا چاہا۔ گویا اپنی الگ شریعت بنالی۔ تم یاد رکھو کہ قرآن شریف اور رسول اللہ صلی اللہ کے فرمان کی پیروی اور نماز وروزہ وغیرہ جو مسنون طریقے ہیں ان کے سوا خدا کے فضل اور برکات کے دروازہ کو کھولنے کی کوئی اور کنجی ہے ہی نہیں۔ بھولا ہوا ہے وہ جو ان راہوں کو چھوڑ کوئی نئی راہ نکالتا ہے۔ ناکام مرے گا وہ جو اللہ اور اس کے رسول کے فرمودہ کا تابعدار نہیں اور اَور راہوں سے اسے تلاش کرتا ہے۔'' (ملفوظات جلد اول صفحہ 79)

''خداوند کریم نے اس رسول مقبولؐ کی متابعت اور محبت کی برکت سے اور اپنے پاک کلام کی پیروی کی تاثیر سے اس خاکسار کو اپنے مخاطبات سے خاص کیا ہے اور علومِ لدُنّیہ سے سرفراز فرمایا ہے اور بہت سے اسرار مخفیہ سے اطلاع بخشی ہے اور بہت سے حقائق ومعارف سے اس ناچیز کے سِینہ کو پُر کردیا ہے اور بارہا بتلا دیا ہے کہ یہ سب عطیّات اور عنایات اور یہ سب تفضّلات اور احسانات اور یہ سب تلطّفات اور توجّہات اور یہ سب انعامات اور تائیدات اور یہ سب مُکالمات اور مخاطبات بہ یُمنِ متابعت ومحبت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ وسلم ہیں''...... جمالِ ہمنشیں درمَن اثر کرد......☆......وگرنہ مَن ہماں خاکم کہ ہستم

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ 540 حاشیہ)

''ہمارا اس بات پر ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراطِ مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہوسکتا چہ جائیکہ راہِ راست کے اعلیٰ مدارج بجز اقتداء اس امام الرُّسُل کے حاصل ہوسکیں۔ کوئی مرتبہ شرف وکمال کا اور کوئی مقام عزت اور قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔'' (ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 138)

''وہ اعلیٰ درجہ کا نُور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسانِ کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا، نجوم میں نہیں تھا، قمر میں نہیں تھا، آفتاب میں بھی نہیں تھا، وہ زمین کے سمندروں میں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا، وہ لعل اور یاقوت اور زمرّد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز اَرضی اور سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا یعنی انسانِ کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ وارفع فرد ہمارے سید ومولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔''

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن، جلد 5 صفحہ 16)

☆☆☆☆☆☆

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

ساری دنیا کیلئے سلامتی کے پیغامبر
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت کیلئے مختلف اوقات میں مختلف علاقوں میں نبی رسول اور ہادی مبعوث فرمائے اور سب سے بڑھ کر اور ساری اقوام اور سارے زمانوں اور ساری دنیا کی ہدایت کیلئے ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور آپ کو کامل اور مکمل شریعت عطا فرمائی۔ آپؐ نے نہ صرف ان سب رسولوں کی تصدیق فرمائی بلکہ ان کی عزت وتکریم کی تعلیم دی اور اپنے اسوہ حسنہ سے ان بانیان مذاہب کی عزت و تکریم قائم فرمائی حتیٰ کہ دیگر مذاہب کے افراد اور دشمنوں تک کے جذبات کا خیال رکھا اور ان کے زندوں بلکہ مردوں کی بھی عزت وتکریم فرمائی۔

اس تعلق میں آپ کی سیرت کا مطالعہ کرنے سے بے شمار واقعات ہمیں احادیث اور سیرت کی کتابوں میں ملتے ہیں اور سب سے بڑھ کر قرآن کریم ہمیں اس کی رہنمائی فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان من امة الا خلا فیھا نذیر یعنی ہر قوم میں ہی خدا کی طرف سے ڈرانے والے آئے ہیں اور لا نفرق بین احد من رسلہ یعنی ہم خدا کے رسولوں کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے خواہ یہ رسول اپنے اپنے وقتوں میں ہندوؤں میں آئے ہوں یا یہودیوں یا پارسیوں، عیسائیوں یا کسی اور قوم یا خطہ میں آئے ہوں احادیث میں آتا ہے ایک بار ایک یہودی کی ایک مسلمان سے کوئی تکرار ہوگئی اور یہودی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کوئی فضیلت بیان کی تو اس مسلمان کو بہت دکھ ہوا اور دونوں آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اس فضیلت کو قبول فرمایا اور اس یہودی کی دلجوئی فرماتے ہوئے فرمایا کہ مجھے موسیٰ پر فضیلت نہ دو۔

ایک بار ایک یہودی کا جنازہ جا رہا تھا آپ احتراماً کھڑے ہوگئے صحابہ نے عرض کیا حضور یہ تو یہودی کا جنازہ ہے آپ نے فرمایا وہ بھی تو اللہ کا بندہ ہے۔

اسی طرح ایک بار ایک عیسائی وفد آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مباحثہ کیلئے آیا جب دوران مباحثہ ان کی عبادت کا وقت آیا تو وہ جانے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی مسجد میں ہی ان کے اپنے طریق کے مطابق عبادت کرنے کی اجازت فرمائی یہ ہے پیار ومحبت اور جذبات نفس کی قدردانی کی اعلیٰ مثال اور نمونہ جس پر سب دنیا بالخصوص مسلمانوں کو عمل کرنا چاہئے۔ مگر افسوس ہے کہ انہیں مقدس انبیاء کی بے حرمتی کی جاتی ہے اور ان کی فرضی تصاویر اور بے حرمتی کے کارٹون بنائے جاتے ہیں گذشتہ عرصہ میں کئی بار اس مقدس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی ازواج مطہرات کی عزت وناموس پر ناپاک اور گندے حملے کئے گئے اور آپؐ کے مضحکہ خیز کارٹون بنائے گئے جس سے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچی اور بعض ناسمجھ مسلمانوں سے نامعقول حرکتیں بھی سرزد ہوگئیں۔

آج کل پنجاب میں ایسی ہی حرکتوں کی وجہ سے کشیدگیاں پیدا ہوتی جا رہی ہیں۔ گذشتہ دنوں بعض ناعاقبت اندیش شرپسند عناصر نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بھی مضحکہ خیز تصاویر شائع کی جس سے فتنہ وفساد کی آگ بھڑکی اور جھگڑے کی صورت پیدا ہوگئی اور دلوں میں بھڑکے اس الاؤ نے ظاہری آگ کی صورت اختیار کرلی اور بعض جگہوں پر توڑ پھوڑ اور آتش زنی کے واقعات پیدا ہوئے جن سے قومی نقصان کے علاوہ حالات میں کشیدگی اور امن وامان کی فضا میں رخنہ پیدا ہوا۔ اتحاد واتفاق کی بجائے نااتفاقی کی فضاء پیدا ہوگئی جس کا ہر امن پسند شہری کو سخت افسوس ہے۔ جن لوگوں نے یہ نامعقول حرکتیں کیں اور جن لوگوں نے ان کے مقابل پر نامناسب حرکتیں کیں اور دوسروں کے مذہبی مقامات میں توڑ پھوڑ کی اور بے قصور لوگوں کو نقصان پہنچایا اور ان کے مقدس جذبات سے کھلواڑ کیا ہم ان سب سے نہایت پیار ومحبت سے درخواست کرتے ہیں کہ سوچیں کہ کیا اس بات کی تعلیم ان کو ان کے مذاہب نے دی ہے......؟ یا اپنے مذہب کی پیروی میں انہوں نے ایسا کیا ہے......؟ خدارا اپنے بانیان کے نمونہ کو دیکھیں ان کی پیار محبت کی تعلیم کو پڑھیں، ان کے حسین عملی نمونہ کو دیکھیں اور اس پر عمل کریں اسی میں ان کی بھلائی اور دوسروں کی بھلائی بھی مضمر ہے۔

اسی کے ساتھ ہی دنیا میں مختلف جگہوں پر ہو رہے ظلم وزیادتی کی بھی ہم بھرپور مذمت کرتے ہیں۔ دو روز قبل پاکستان میں ظالمانہ طریق پر دو سکھوں کے سر قلم کر دیئے گئے۔ اور ان کی سر ان کے مذہبی عبادت گاہ میں رکھ دیئے جس سے ساری سکھ قوم میں شدید غم وغصہ پایا جاتا ہے۔ ہم اس ظلم پر بھی اظہار افسوس کرتے ہیں اور ان مقتولوں کے ورثا سے دلی تعزیت اور اظہار ہمدردی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ شرپسند عناصر کو سمجھ اور ہدایت دے کہ وہ اپنے بانیان کی باتوں کے الٹ حرکتیں کر کے انہیں بدنام نہ کریں اور ملکی امن واتحاد اور بھائی چارے کی فضاء کو برباد نہ کریں۔

سب سے بڑھ کر یہ کہ رحمة للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم پر غور کریں آپؐ سب دنیا کیلئے سلامتی کے پیغامبر بن کر آئے تھے۔ آپ کے اسوہ حسنہ پر عمل کریں تا کہ دین ودنیا میں ان کا اور سب کا بھلا ہو۔

(قریشی محمد فضل اللہ)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا
پاکیزہ نعتیہ منظوم کلام

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے

پہلوں سے خوب تر ہے خوبی میں اک قمر ہے
اس پر ہر اک نظر ہے بدر الدُّجیٰ یہی ہے

پہلے تو رہ میں ہارے پار اس نے ہیں اتارے
میں جاؤں اس کے وارے بس ناخدا یہی ہے

پردے جو تھے ہٹائے اندر کی رہ دکھائے
دل یار سے ملائے وہ آشنا یہی ہے

وہ یار لامکانی وہ دلبر نہانی
دیکھا ہے ہم نے اس سے بس رہنما یہی ہے

وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاجِ مرسلیں ہے
وہ طیّب و امیں ہے اس کی ثنا یہی ہے

حق سے جو حکم آئے اُس نے وہ کر دکھائے
جو راز تھے بتائے نِعم العطاء یہی ہے

آنکھ اس کی دُور بیں ہے دل یار سے قریں ہے
ہاتھوں میں شمعِ دیں ہے عین الضیاء یہی ہے

جو رازِ دیں تھے بھارے اس نے بتائے سارے
دولت کا دینے والا فرماں روا یہی ہے

اس نُور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے

ہم تھے دلوں کے اندھے سَو سَو دلوں پہ پھندے
پھر کھولے جس نے جِندرے وہ مجتبیٰ یہی ہے

وہ دلبر یگانہ علموں کا ہے خزانہ
باقی ہے سب فسانہ سچ بے خطا یہی ہے

دل میں یہی ہے ہردم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مِرا یہی ہے

محمدؐ جو ہمارا پیشوا ہے
حضرت مصلح موعود خلیفة المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا نعتیہ منظوم کلام

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے

مرا دل اُس نے روشن کردیا ہے
اندھیرے گھر کا میرے وہ دیا ہے

خبر لے اے مسیحاؐ دردِ دل کی
تیرے بیمار کا دم گُھٹ رہا ہے

دلِ آفت زدہ کا دیکھ کر حال
میرا زخمِ جگر بھی ہنس رہا ہے

بھنور میں پھنس رہی ہے کشتیٔ دیں
تلاطم بحر ہستی میں بپا ہے

خدایا اک نظر اس تفتۂ دل پر
کہ یہ بھی تیرے در کا اک گدا ہے

غمِ اسلام میں مَیں جاں بلب ہوں
کلیجہ میرا مُنہ کو آرہا ہے

حیاتِ جاوداں ملتی ہے اس سے
کلام پاک ہی آبِ بقا ہے

ذرا آنکھیں تو کھولو سونے والو
تمہارے سر پر سورج آگیا ہے

مرا ہر ذرّہ ہو قربان احمد
مرے دل کا یہی اک مدعا ہے

اُسی کے عشق میں نکلے مری جاں
کہ یادِ یار میں بھی اک مزا ہے

مجھے اس بات پر ہے فخر محمودؔ
میرا معشوق محبوبِ خدا ہے

محمدؐ جو ہمارا پیشوا ہے
محمدؐ جو کہ محبوب خدا ہے

محمدؐ کو بُرا کہتے ہو تم لوگ
ہماری جاں و دل جس پر فدا ہے

ضروری اعلان

جیسا کہ قبل ازیں بذریعہ سرکلر نظارت دعوت الیٰ اللہ بھارت نے تمام جماعتوں کو اطلاع دی تھی کہ امسال ۲۰۱۰ء کو چار یوم تبلیغ منائے جانے ہیں جس کے لئے ماہ فروری، مارچ، ونومبر میں تین یوم تبلیغ حسب حالات تاریخ مقرر کر کے منائیں اور ۲۳ مئی ۲۰۱۰ء کو نیشنل یوم تبلیغ منظّم رنگ میں منایا جائے۔ حسب حالات بک اسٹال، تقسیم لٹریچر، مجالس سوال وجواب زیر تبلیغ افراد کو M.T.A دکھانا، مقامی اخبارات میں مضامین کی اشاعت اور ایک تبلیغی جلسہ منانے کا پروگرام بنایا جائے۔ بعدہٗ اپنی رپورٹ دفتر دعوت الی اللہ بھارت کو بھجوائیں۔

(ناظر دعوت الی اللہ بھارت)

خطبہ جمعہ

کائنات کا حقیقی ادراک اس وقت ہمیں حاصل ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ نُور سے اسے دیکھیں۔

آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے سِرَاجًا مُّنِیْرًا کہا ہے۔ اب کوئی نہیں جو اس واسطے کے بغیر اللہ تعالیٰ کی روشنی اور نور کو حاصل کر سکے۔ اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق اور خدا تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق آخری زمانہ میں سب سے بڑھ کر اُس شخص نے اِس نُور سے حصہ پانا تھا جسے مسیح و مہدی کا اعزاز دیا گیا اور اس حیثیت سے اُمّتی نبی ہونے کے خطاب سے بھی نوازا گیا۔

آنحضرت ﷺ کی خاتمیت نبوت خدا تعالیٰ کے نوروں کو بند کرنے کے لئے نہیں ہے بلکہ نوروں کو مزید جلا بخشنے کے لئے اور صیقل کرنے کے لئے ہے۔ پس یہ ہے مقام ختم نبوت کہ وہ ایسی روحانی روشنی ہے جو پھر اعلیٰ ترین روشنیاں پیدا کر سکتی ہے۔

کیا خوش قسمت تھے وہ لوگ جنہوں نے آنحضرت ﷺ سے براہ راست فیض پایا اور اندھیروں سے نور کی طرف جانے کی منزلیں جلد جلد طے کرتے چلے گئے۔

(حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے صراط مستقیم کی تین حالتوں علمی، عملی اور حالی کا پُر معارف تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 11 ر دسمبر 2009ء بمطابق 11 ر فتح 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ-

گزشتہ جمعہ میں اللہ تعالیٰ کی صفت نُور کے حوالے سے مختلف لغوی معنی بیان کرنے کے بعد اہل لغت نے اپنی وضاحتوں کے لئے جو آیات قرآنیہ درج کی ہیں ان میں سے چند آیات کے کچھ حصے پیش کئے تھے اور سورۃ نور کی آیت اَللّٰہُ نُوْرُالسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (النور:36) کے حوالے سے کچھ وضاحت کی تھی۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اہل لغت نے اپنے بیان کردہ مختلف معانی کو ثابت کرنے کے لئے آیات کے حوالے دیئے ہیں۔ آج کے خطبہ میں ان میں سے ایک دو آیات کی وضاحت کروں گا جن کا حوالہ گزشتہ خطبہ میں دے چکا ہوں۔

مَیں نے بتایا تھا کہ نُور پھیلنے والی روشنی کو بھی کہتے ہیں اور یہ نُور بھی دو قسم کا ہے یعنی یہ روشنی جو پھیلتی ہے مفسرین کے نزدیک آگے اس کی پھر دو قسمیں ہیں۔ ایک دنیوی نُور ہے اور دوسرا اُخروی نُور ہے۔ اور دنیوی نُور پھر دو قسم کا ہے ایک نُور کی قسم وہ ہے جس کا ادراک بصیرت کی نگاہ سے ہوتا ہے اس کا نام انہوں نے معقول رکھا ہے یعنی یقین اور عقل اور دانائی کی وجہ سے یہ نُور ملتا ہے اور الٰہی امور میں یہ نُورِ عقل اور نُورِ قرآن ہے۔ اور دوسرا وہ نُور ہے جس کو جسمانی آنکھ کے ذریعہ محسوس کیا جاتا ہے۔ اس کو محسوس کہتے ہیں۔ جیسے وہ نُور جو چاند اور سورج اور ستاروں اور دیگر روشن اجسام میں پایا جاتا ہے۔

نُورِ الٰہی کی مثال میں مفردات کے حوالے سے مَیں نے سورۃ مائدہ کی آیت اور سورۃ انعام کی آیات کا حوالہ دیا تھا۔ جس کی تفصیل مَیں نے بیان نہیں کی تھی۔ بہرحال جسمانی آنکھ کی حِس کے ذریعہ دیکھنے والے نُور کی مثال مفردات نے سورۃ یونس کی آیت نمبر 6 کی دی ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ هُوَالَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا (یونس:6) یعنی وہی ہے جس نے سورج کو روشن اور چاند کو منور کیا ہے۔

یہاں بعض کو شاید یہ الجھن ہو کہ سورج کے لئے ضیاء اور چاند کے لئے نور کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اس لئے ضیاء جو ہے وہ زیادہ روشن چیز ہے اور نُور کم روشن ہے۔ اہل لغت بھی یہی لکھتے ہیں کہ ضیاء روشن چیز کو کہتے ہیں اور نور کم روشن کو۔ ضیاء نور کے مقابلے پر زیادہ طاقتور ہے۔ اپنی ذات میں جو روشنی ہوتی ہے اس کو ضیاء اور ضوء کہتے ہیں اور نور کا لفظ عمومی طور پر اس وقت بولا جاتا ہے یا استعمال کیا جاتا ہے جب کسی غیر سے روشنی لیتی ہے۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے بارے میں فرمایا کہ اَللّٰہُ نُوْرُالسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ تو اس کا کیا مطلب ہے۔ اس کا مفسرین نے یہ جواب دیا ہے کہ نُور کے اور بھی کئی معنی ہیں اور یہ نُور جو ہے یہ ضیاء کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا (الاحزاب:47) کہ وہ روشن سورج ہے۔ یعنی آپ کے نُور سے دوسرے لوگ روشن ہوں گے جبکہ آپ کا نور بھی اللہ تعالیٰ کے نور سے ہے۔ نیز لغت والے یہ بھی لکھتے ہیں کہ نُور ضیاء کی روشنی کو بھی کہتے ہیں، ضیاء کی شعاع کو بھی کہتے ہیں یعنی جو چیز اپنی ذات میں روشن ہے اس روشنی کے انعکاس کو بھی نور کہتے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کے نور کی شعاعوں کا جو انعکاس ہے یا خدا تعالیٰ کا جو انعکاس ہے یہی ہمیں مادی اور روحانی زندگی میں نظر آتا ہے۔ کائنات کا حقیقی ادراک اس وقت حاصل ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ نُور سے اُسے دیکھیں۔ کیونکہ نُور ہر اس چیز کو بھی کہتے ہیں جس کے ذریعہ سے دوسری چیزیں نظر آنے لگیں۔ پس خدا تعالیٰ کی ذات میں ڈوب کر ظاہری آنکھ سے بھی اس نُور کا حقیقی رنگ میں ادراک ہو سکتا ہے جو خدا تعالیٰ نے انسان کے لئے ظاہر کیا ہے اور انسانوں کے لئے مسخر کیا ہے۔ سورج بھی اور چاند بھی اور کائنات کی ہر چیز بھی اُسی طرح حقیقی طور پر نظر آ سکتی ہے جب اُسے اللہ تعالیٰ کے نور کے سامنے رکھتے ہوئے دیکھا جائے۔ لیکن اگر کسی دہریہ کو ان چیزوں میں خدا نظر نہیں آتا جبکہ مومن کو تو ہر چیز میں خدا نظر آتا ہے اور وہ ان چیزوں سے فیض بھی پا رہا ہے تو پھر یہ اللہ تعالیٰ کی رحمانیت ہے اور پھر بعض دفعہ ان کی یا سائنسدانوں کی کوششیں بھی اللہ تعالیٰ کی رحیمیت کے جلوے ہیں کہ انہیں خدا تعالیٰ کی بنائی ہوئی اس کائنات کی چیزوں کا ایک حد تک علم حاصل ہو رہا ہے اور چاند اور سورج اور دوسرے ستاروں کے دنیاوی فائدے ایک دہریہ اٹھا رہا ہے۔ جبکہ مذہب کی دنیا میں رہنے والا اور ایک حقیقی مومن جسے نُورِ قرآن بھی دیا گیا ہے اس سے روحانی اور مادی دونوں طرح کے فائدے اٹھاتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بعض جگہ دونوں نُوروں کا ایک ہی جگہ ذکر بھی فرمایا ہے تاکہ دنیاوی کاموں میں بھی راہنمائی ملے اور روحانی کاموں کی طرف بھی توجہ پیدا ہو۔

پھر نُورِ اخروی کے متعلق مفردات میں آتا ہے کہ نُورِ اخروی کیا چیز ہے۔ اس کے بارہ میں انہوں نے اس آیت کو سامنے رکھا ہے کہ نُوْرُهُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَبِاَیْمَانِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا (التحریم:9) اُن کا نور اُن کے آگے اور داہنی طرف روشنی کرتا ہوا چل رہا ہو گا اور وہ خدا سے التجا کریں گے کہ اے پروردگار ہمارا نور ہمارے لئے مکمل کر دے۔ یہ وہ اخروی نُور ہے جو ان کو مرنے کے بعد نظر آئے گا۔ بہرحال یہ تھوڑا سا بیان پچھلے خطبہ میں رہ گیا تھا۔ اس لئے میں نے اس کی وضاحت کر دی۔

اب مَیں ان آیات کی وضاحت کروں گا جن کا بیان مَیں گزشتہ خطبہ میں کر چکا ہوں لیکن اِن کی وضاحت نہیں ہوئی تھی۔ یہ سورۃ مائدہ کی آیات ہیں اور ان کا ایک حصہ پڑھ چکا ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ لَكُمْ كَثِیْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَیَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍ۔ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِیْنٌ۔ یَّهْدِیْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَیُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَیَهْدِیْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ (المائدہ:16-17) اے اہل کتاب یقیناً تمہارے پاس ہمارا وہ رسول آ چکا ہے جو تمہارے سامنے بہت سی باتیں جو تم اپنی کتاب میں سے چھپایا کرتے تھے خوب کھول کر بیان کر رہا ہے اور بہت سی ایسی ہیں جن سے وہ صرفِ نظر کر رہا ہے۔ یقیناً تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نُور آ چکا ہے اور ایک روشن کتاب بھی۔

اور دوسری آیت کا ترجمہ ہے کہ اللہ اس کے ذریعہ انہیں جو اس کی رضا کی پیروی کریں سلامتی کی راہوں کی طرف ہدایت دیتا ہے اور اپنے اذن سے انہیں اندھیروں سے نور کی طرف نکال لاتا ہے اور انہیں صراط مستقیم کی طرف ہدایت دیتا ہے۔

پس وہ تمام باتیں جو پہلی کتابوں میں ان کے ماننے والوں نے یا تو بدل دی تھیں یا چھپا لیا کرتے تھے۔ ظاہر نہیں کیا کرتے تھے ان کے بارہ میں خدا تعالیٰ نے اعلان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر آنحضرت ﷺ اب دوبارہ دنیا کے سامنے وہ باتیں پیش فرما رہے ہیں۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ یہ جو اَب آپ ﷺ کے ذریعہ سے دنیا کے سامنے پیش ہو رہی ہیں ان میں بہت سے نئے احکامات ہیں۔ بہت سی نئی باتیں ہیں۔ خدا تعالیٰ تک پہنچنے کے، روحانیت میں ترقی کے نئے اور وسیع راستے کھل رہے ہیں۔ اور ایسے احکامات ہیں جو انسان کی فطرت کے مطابق ہیں اور جن میں کوئی افراط اور تفریط نہیں ہے۔ ایک ایسا رسول آیا ہے جو نہ شرقی ہے نہ غربی ہے۔ ایک معتدل تعلیم ہے جو اسلام پیش کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ”ہر یک وحی نبی منزّل علیہ کی فطرت کے موافق نازل ہوتی ہے“۔ (یعنی جس نبی پر وہ وحی اتر رہی ہو اس کی فطرت کے مطابق وحی نازل ہوتی ہے۔) ”جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مزاج میں جلال اور غضب تھا۔ توریت بھی موسوی فطرت کے موافق ایک جلالی شریعت نازل ہوئی۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے مزاج میں حلم اور نرمی تھی۔ سو انجیل کی تعلیم بھی حلم اور نرمی پر مشتمل ہے۔ مگر آنحضرت ﷺ کا مزاج بغایت درجہ وضع استقامت پر واقعہ تھا۔“ (ایسا بہت زیادہ ایک ایسی جگہ پہ واقع تھا جہاں نہ سختی تھی نہ نرمی تھی۔) فرمایا کہ ”نہ ہر جگہ حلم پسند تھا اور نہ ہر مقام پر غضب مرغوبِ خاطر تھا“۔ (نہ ہر جگہ نرمی ظاہر کرتے تھے۔ نہ ہر جگہ اور موقع پر غصہ ہی ظاہر کیا جاتا تھا۔ بلکہ ایک ایسا رستہ تھا جو سیدھا راستہ تھا)۔ فرمایا کہ ”بلکہ حکیمانہ طور پر رعایت محل اور موقعہ کی ملحوظ طبیعت مبارک تھی۔ سو قرآن شریف بھی ایسی طرز موزون و معتدل پر نازل ہوا کہ جامع شدت و رحمت، وہیبت و شفقت و نرمی و درشتی ہے“۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد اول۔ صفحہ 193۔ حاشیہ)

چنانچہ دیکھ لیں قرآن کریم کے احکامات بھی سموئے ہوئے ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ (الشوریٰ: 41) اور بدی کا بدلہ اتنی ہی بدی ہے اور جو معاف کرے اور اصلاح کو مدنظر رکھے تو اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ پس یہ ہے اسلام کی سموئی ہوئی تعلیم جو آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئی کہ سزا کا مقصد اصلاح ہے، غلط کام کرنے والے کے اخلاق کی بہتری ہے۔ اگر معاف کرنے سے اصلاح ہو جاتی ہے، اخلاق میں بہتری آ سکتی ہے تو معافی ہونی چاہئے۔ اور اگر سزا ہی اس کی اصلاح کا ذریعہ ہے تو سزا دینا ضروری ہے۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ سزا اتنی ہی دی جائے جتنا کہ جرم ہے۔ کسی طرح کا بھی ظلم نہ ہو۔ اسلام کی تعلیم نہ تو یہ ہے کہ دائیں گال پر تھپڑ کھا کر بایاں بھی آگے کر دو اور نہ ہی یہ ہے کہ آنکھ کے بدلے آنکھ ضرور نکالنی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اب دیکھو اس آیت میں دونوں پہلوؤں کی رعایت رکھی گئی ہے اور عفو اور انتقام کو مصلحتِ وقت سے وابستہ کر دیا گیا ہے۔ سو یہی حکیمانہ مسلک ہے جس پر نظام عالم کا چل رہا ہے۔

یہ بتانے کے بعد کہ تمہارے پاس ایک رسول آیا جس نے تمام پرانی باتیں اور نئی باتیں بھی کھول کر سامنے رکھ دیں۔ پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ (المائدہ: 16) یقیناً تمہارے پاس ایک رسول آ چکا ہے اور ایک روشن کتاب بھی۔ یہ نُور جو یہاں بیان ہوا ہے یہ آنحضرت ﷺ کی ذات ہے جیسا کہ ہم جانتے ہیں۔ اس کی مثال مَیں نے پہلے بھی پیش کی تھی کہ آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے سِرَاجًا مُّنِيْرًا کہا ہے۔ ایک روشن چمکتا ہوا سورج کہا ہے۔ کیونکہ اب آپ ہی ہیں جن کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کے نُور نے آگے اپنی چمک دکھانی ہے اور اب کوئی نہیں جو اس واسطے کے بغیر اللہ تعالیٰ کی روشنی اور نور کو حاصل کر سکے اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق اور خدا تعالیٰ کے وعدے کے مطابق آخری زمانہ میں سب سے بڑھ کر اس شخص نے اُس نُور سے حصہ پانا تھا جسے مسیح و مہدی کا اعزاز دیا گیا اور اس حیثیت سے اُمّتی نبی ہونے کے خطاب سے بھی نوازا گیا۔ کیونکہ اب اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے انسان کامل، افضل الرسل اور سراجاً منیراً کی مہر، جو مہر نبوت ہے یہ جس پر لگے گی اُسے پھر اللہ تعالیٰ کے نُور سے بھر دے گی۔ پس آنحضرت ﷺ کی خاتمیت نبوت خدا تعالیٰ کے نوروں کو بند کرنے کے لئے نہیں ہے بلکہ نوروں کو مزید جلا بخشنے کے لئے اور صیقل کرنے کے لئے ہے۔ پس یہ ہے مقام ختمِ نبوت کہ وہ ایسی روحانی روشنی ہے جو پھر اعلیٰ ترین روشنیاں پیدا کر سکتی ہے۔ لیکن یہ واضح ہو کہ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس نُور کے ساتھ کتاب مبین ہے جو پھر ایک نور ہے۔ اس لئے اب قرآن کریم کے علاوہ جو کامل اور مکمل کتاب اور شریعت ہے کوئی اور کتاب اور شریعت نہیں اتر سکتی۔ یہی ہم احمدی مانتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان دونوں باتوں کو یعنی نورِ محمد اور نورِ قرآن کریم کو اپنے ایک شعر میں یوں بیان فرمایا ہے۔ اس شعر سے دونوں مطلب نکلتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا نور بھی اور قرآن کریم بھی جو خدا تعالیٰ کا کلام ہے کہ ؎

نور لائے آسماں سے خود بھی وہ اک نور تھے ‌‌‌ ‌ قوم وحشی میں اگر پیدا ہوئے کیا جائے عار

دشمن اعتراض کرتا ہے کہ ایک اَن پڑھ اور وحشی قوم کا شخص آخری پیغمبر ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ جو خود بھی اُمّی ہے پڑھا لکھا نہیں۔ فرمایا یہ تو کوئی اعتراض کی بات نہیں ہے۔ یہ بات تو آپ کے مقام کو بڑھا رہی ہے کہ آسمان سے وہ کامل نور لے کر آئے جس نے وحشیوں کو انسان اور انسانوں کو با اخلاق اور با خدا انسان بنا دیا۔ اس وحشی قوم نے جب اس نُور سے حصہ پایا اور قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کیا تو دنیا کی سب سے زیادہ مہذب قوم بن گئی۔

اور ان لوگوں نے تو جنہوں نے آنحضرت ﷺ سے اور کتاب سے یہ نُور پایا، انہوں نے تو ہزار سال پہلے اپنی علمیت کا سکّہ منوا لیا تھا۔ یورپ جو آج علم کی روشنی کا اظہار کر رہا ہے، یورپ نے ان سے علوم سیکھے تھے۔ پس صرف روحانی نُور نہیں بلکہ دنیاوی ترقیات کے لئے بھی وہ لوگ جو تھے روشنی کا مینار بن گئے۔ پس آج مسلمانوں کو غور کی ضرورت ہے کہ وہ نُور جس نے تمام دنیا کو روشن کیا، کیا دنیاوی علوم کے لحاظ سے اور کیا روحانی علوم کے لحاظ سے، وہ نُور کیوں ان کے اندر سے نکل کر نہیں پھیل رہا جس کے لئے آنحضرت ﷺ مبعوث ہوئے تھے اور اپنے ماننے والوں میں وہ نُور پیدا کیا تھا۔ اللہ، رسول اور قرآن کی پیروی کا دعویٰ ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ نُور نظر نہیں آ رہا۔ وجہ صاف ظاہر ہے کہ اس زمانہ میں جس شخص نے اس نُور کا حقیقی پَرتو بننا تھا اس کا انکار ہے۔ لیکن ساتھ ہی احمدیوں کے لئے بھی سوچنے کا اور فکر کرنے کا مقام ہے کہ منہ سے ماننے کا دعویٰ کر کے نُور سے حصہ نہیں مل جاتا۔ اس قرآنی نُور سے حصہ لینے کے لئے اس انسان کامل کے عاشق صادق کی بیان کردہ تعلیم اور قرآنی تفسیر پر غور کرنا اور اس کو اپنے اوپر لاگو کرنا بھی ضروری ہے۔ دنیا میں ڈوب کر روشنی تلاش نہ کریں۔ بلکہ قرآن کریم میں ڈوب کر حکمت کے موتی تلاش کرنا ہر ایک احمدی کا فرض ہے اور دنیا کو حقیقی روشنی سے روشناس کروانا ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک عربی شعری کلام میں آنحضرت ﷺ کے نُور کو اس طرح بیان فرمایا ہے۔ ایک شعر میں فرماتے ہیں کہ ؎

نُوْرٌ مِّنَ اللّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَا الْعُلُوْمَ تَجَدُّدَا ‌ ‌ اَلْمُصْطَفٰى وَالْمُجْتَبٰى وَالْمُقْتَدٰى وَالْمُجْتَدٰى

وہ اللہ کا نور ہے جس نے علوم کو نئے سرے سے زندہ کیا۔ وہی برگزیدہ اور چنیدہ ہے جس کی پیروی کی جاتی ہے اور فیض طلب کیا جاتا ہے۔ پس علوم معارف کا خزانہ اب آنحضرت ﷺ کی ذات اور قرآن کریم ہے۔ لیکن اس کو سمجھنے کے لئے آنکھ میں نور پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ جس کا پیدا کرنا اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جُڑ کر ہی مقدر کر دیا ہے۔ پس خوش قسمت ہیں وہ جو اس نُور کو حاصل کرنے کے لئے آپ کی بیعت کا حق ادا کرنے والے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ بیان فرماتے ہوئے کہ مَیں نے یہ مقام کس طرح پایا، فرماتے ہیں کہ:

”مَیں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود و سلام اس پر)۔ یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اُس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔ اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اوّلین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں بلکہ ذریت شیطان ہے“۔ (کہ اب جو کچھ ہے وہ آنحضرت ﷺ سے منسوب ہو کر ہی ہے۔ جو اس کے علاوہ کوئی دعویٰ کرتا ہے وہ اللہ کا بندہ نہیں کہلا سکتا پھر وہ شیطان کی ذریت ہے۔)

فرمایا ”کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے“۔ (وہ ہمیشہ محروم رہے گا)۔ ”ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے؟ ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اِسی نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اِسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نُور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اِسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے۔ اس آفتابِ ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اُسی وقت تک ہم منوّر رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں“۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 118-119)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس اقتباس میں آنحضرت ﷺ کے مقام پر جو آپ علیہ السلام کی نظر میں ہے، روشنی پڑتی ہے۔ اگر فطرت نیک ہو تو آپ پر اعتراض کرنے والوں کے لئے یہ کافی جواب ہے کہ آنحضرت ﷺ کی ذات سے علیحدہ ہو کر آپ کا کچھ بھی مقام نہیں ہے اور ہم اس وقت تک خدا تعالیٰ کے نور سے فیضیاب ہو سکتے ہیں جب تک اُس آفتاب ہدایت کے سامنے کھڑے رہیں گے جسے خدا تعالیٰ نے سِرَاجًا مُّنِيْرًا کہا ہے۔

سورۃ مائدہ کی دوسری آیت 17 جو مَیں نے پڑھی تھی اس میں تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ دو نُور ہیں ایک حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات اور دوسرا قرآن کریم۔ گزشتہ آیت کا حوالہ دیتے ہوئے اب اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ یہی دو چیزیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بنیں گی اور ہیں اور یہی دو چیزیں ہیں جو سلامتی کی راہوں کی طرف لے جانے والی ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ ہیں۔ سلامتی کی راہیں کیا ہیں؟ یہ خدا تعالیٰ تک پہنچنے کے یا پہنچانے کے مختلف راستے ہیں جو محفوظ طریقہ سے خدا تعالیٰ تک پہنچاتے ہیں۔ ہر راستہ پر شیطان بیٹھا ہے لیکن سلامتی کی راہیں وہ ہیں جہاں اللہ تعالیٰ تک انسان شیطان

سے بچ کر پہنچ جاتا ہے اور نور سے فیض پاتا ہے۔ اور یہ سلامتی کی راہیں ان کو ملتی ہیں جو خدا تعالیٰ کے فضل سے ہدایت پاتے ہوئے اس کی رضا کی تلاش میں رہتے ہیں۔ اس کے قدم پھر اندھیروں سے نکل کر نُور کی طرف بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ وہ صراط مستقیم پر چل پڑتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور اس کی روشن کتاب سے فیض پانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی رضا کی پیروی کی ضرورت ہے یا اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ان دونوں چیزوں سے جُڑنا ضروری ہے۔ آنحضرت ﷺ کے بعد اللہ تعالیٰ کی رضا کا جو اعلیٰ ترین نمونہ ہے وہ آپ کی تربیت کی وجہ سے، قوت قدسی کی وجہ سے آپؐ کے صحابہؓ نے دکھایا۔ اور وہ لوگ پھر صرف اندھیروں سے روشنی کی طرف ہی نہیں آئے بلکہ انہوں نے رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ کا اعزاز پایا۔ پس صحابہ رسول اللہ ﷺ بھی ان نُوروں سے فیض پا کر ہمارے لئے اسوہ حسنہ بن گئے۔ ان کے بارہ میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ ستاروں کی مانند ہیں جن سے تم راستوں کی طرف راہنمائی حاصل کرتے ہو۔ پس یہ لوگ بھی وہ تھے جو صراط مستقیم پر چل کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن گئے۔ پس کیا خوش قسمت تھے وہ لوگ جنہوں نے آنحضرت ﷺ سے براہ راست فیض پایا اور اندھیروں سے نور کی طرف جانے کی منزلیں جلد جلد طے کرتے چلے گئے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن گئے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق آخری زمانے میں آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کو بھیجا جس کو پھر اپنے آقا و مطاع کے نُور کا پَرتو بنا دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

مصطفیٰؐ پر تیرا بیحد ہو سلام اور رحمت　　اُس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے

اور آپ علیہ السلام پر جب اس نُور کی انتہا ہوئی تو آپ علیہ السلام سے براہ راست فیض پانے والے بھی اپنے دلوں کو نُور سے بھرتے ہوئے صراط مستقیم پر قائم ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن گئے۔ توحید کا قیام کرنے والے بن گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو صراط مستقیم کی دعا سکھائی ہے تو اس کے لئے اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق اُس نور سے فیض حاصل کرنے کی کوشش بھی کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی یہی فرمایا ہے کہ ہر ایک کو اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق نور ملتا ہے، کسی کو کم اور کسی کو زیادہ۔ لیکن ملتا ضرور ہے۔ نور سے فائدہ ہر انسان ضرور اٹھاتا ہے۔ ہر مومن اٹھاتا ہے جو نیک نیتی سے اس کی طرف بڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ کسی کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا۔ اس لئے یہ نہیں فرمایا کہ ہر ایک نے بہر حال اس مقام تک پہنچنا ہے جو اعلیٰ ترین مقام ہے۔ لیکن کوشش کا حکم ہے۔ جس کے لئے پوری طرح کوشش ہونی چاہئے۔ بے شک صراط مستقیم کی طرف اللہ تعالیٰ ہی ہدایت دیتا ہے اور اس کے لئے اس نے ہمیں دعا بھی سکھائی ہے جو ہم ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھتے ہیں لیکن اس کے لئے کوشش کا بھی حکم ہے۔ فرمایا کہ صراط مستقیم پر چلنے کے لئے نُور کی ضرورت ہے اور نُور اللہ تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ اور قرآن کریم سے حاصل ہوگا اور جو اس کے حصول کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ پھر ایسے شخص کو صراط مستقیم پر چلاتے ہوئے اس نُور سے فیض حاصل کرنے والا بناتا چلا جائے گا۔

صراط مستقیم کیا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”صراط مستقیم جو حق اور حکمت پر مبنی ہے تین قسم پر ہے۔ علمی اور عملی اور حالی۔ اور پھر یہ تینوں تین قسم پر ہیں۔ علمی میں حق اللہ اور حق العباد اور حق النفس کا شناخت کرنا ہے“۔ (علمی صراط مستقیم یہ ہے کہ اللہ کا حق تلاش کرو، بندوں کے حقوق کی پہچان کرو اور اپنے نفس کے حق کی پہچان کرو اور عملی صراط مستقیم جو ہے)۔ فرمایا کہ ”اور عملی میں ان حقوق کو بجالانا“۔ (عملی صراط مستقیم یہ ہے کہ یہ حق جس کی شناخت کرنی ہے ان پر پھر عمل کیا جائے۔) فرماتے ہیں کہ ”مثلاً حق علمی یہ ہے کہ اس کو ایک سمجھنا“۔ (خدا تعالیٰ کو ایک سمجھنا) ”اور اس کو مبدء تمام فیوض کا اور جامع تمام خوبیوں کا اور مرجع اور مآب ہر ایک چیز کا اور منزہ ہر ایک عیب اور نقصان سے جاننا اور جامع تمام صفات کاملہ ہونا اور قابل عبودیت ہونا“۔ (یعنی اللہ تعالیٰ کا جو حق علمی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ایک سمجھنا۔ انسان کو تمام فیض جو پہنچتے ہیں، جو نعمتیں حاصل ہوتی ہیں اور جو کچھ بھی وہ حاصل کر رہا ہے اس کو پیدا کرنے والا خدا تعالیٰ کو سمجھنا کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہیں اور تمام خوبیوں کا جامع وہ ہے اور ہر ایک چیز نے اسی کی طرف لوٹنا ہے اور ہر ایک عیب سے وہ پاک ہے اور تمام صفات، جتنی اس کی صفات ہیں ان کا وہ جامع ہے چاہے وہ صفات ہمیں معلوم ہیں یا ہمیں نہیں معلوم اور کامل طور پر اس کی بندگی میں آ جانا۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ کا حق) اور فرمایا کہ ”اسی میں محصور رکھنا۔ یہ تو حق اللہ میں علمی صراط مستقیم ہے“۔ (یہ جو باتیں بیان کی گئی ہیں اسی دائرے میں اپنے آپ کو رکھنا اس سے باہر نہ نکلنے دینا۔ اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرنے کی یہ علمی صراط مستقیم ہے)۔ ”اور عملی صراط مستقیم یہ ہے جو اس کی طاعت اخلاص سے بجالانا اور طاعت میں اس کا کوئی شریک نہ کرنا“۔ (اللہ تعالیٰ کے جو احکامات ہیں ان پر پوری طرح عمل کرنا اور طاعت کے معاملہ میں اس کا کوئی شریک نہ ٹھہرانا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے جو احکامات ہیں ان کے مقابلے پہ کوئی چیز نہیں ہونی چاہئے)۔ ”اور اپنی بہبودی کے لئے اسی سے دعا مانگنا اور اسی پر نظر رکھنا اور اسی کی محبت میں کھوئے جانا یہ عملی صراط مستقیم ہے کیونکہ یہی حق ہے“۔

پھر آپ فرماتے ہیں ”اور حق العباد میں علمی صراط مستقیم یہ جو ان کو اپنا بنی نوع خیال کرنا اور ان کو بندگان خدا سمجھنا اور بالکل ہیچ اور ناچیز خیال کرنا کیونکہ معرفت حقہ مخلوق کی نسبت یہی ہے جو ان کا وجود ہیچ اور ناچیز ہے اور سب فانی ہیں“۔ (علمی صراط مستقیم یہی ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی مخلوق سمجھنا اور اس کو کسی رنگ میں بھی خدا تعالیٰ کے مقابلہ پر کوئی فوقیت نہ دینا)۔ فرمایا ”یہ توحید علمی ہے کیونکہ اس سے عظمت ایک کی ذات کی نکلتی ہے کہ جس میں کوئی نقصان نہیں اور وہ اپنی ذات میں کامل ہے“۔ (یہ چیز پیدا ہوگی تو تبھی اللہ تعالیٰ کی عظمت قائم ہوگی جو کامل ذات ہے)۔ پھر فرمایا کہ ”اور عملی صراط مستقیم یہ ہے (کہ) حقیقی نیکی بجالانا۔ یعنی وہ امر جو حقیقت میں ان کے حق میں اصلح اور راست ہے بجالانا۔ یہ توحید عملی ہے کیونکہ موحد کی اس میں یہ غرض ہوتی ہے کہ اس کے اخلاق سراسر خدا کے اخلاق میں فانی ہوں“۔ (اس کی تھوڑی سی وضاحت کر دوں۔ یعنی عملی صراط مستقیم جو ہے وہ یہی ہے کہ ہر کام کرتے ہوئے یہ دیکھنا کہ میرا کام ان اخلاق پر قائم ہو جو خدا تعالیٰ نے کہا ہے کہ میرے رنگ میں رنگین ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنے اندر لاگو کرنے کی کوشش کرنا اور تبھی یہ کہا جا سکتا ہے کہ انسان حقیقی نیکی بجا لایا ہے اور وہ صحیح رستے پر چل رہا ہے)۔ ”اور حق النفس میں علمی صراط مستقیم یہ ہے کہ جو جو نفس میں آفات پیدا ہوتے ہیں جیسے عُجب اور ریا اور تکبر اور حقد اور حسد“۔ (حقد کہتے ہیں کینے کو)۔ ”اور غرور اور حرص اور بخل اور غفلت اور ظلم اُن سب سے مطلع ہونا اور جیسے وہ حقیقت میں اخلاق رذیلہ ہیں ویسا ہی ان کو اخلاق رذیلہ جاننا۔ یہ علمی صراط مستقیم ہے“۔ (نفس کا جو حق ہے اس کا صراط مستقیم یہ ہے کہ تمام برائیاں جن کے بارہ میں بتایا گیا ہے ان کو انتہائی، گھٹیا چیزیں اور گناہ سمجھنا۔ تبھی انسان صراط مستقیم پر چل سکتا ہے)۔ ”اور یہ توحید علمی ہے کیونکہ اس سے عظمت ایک ہی ذات کی نکلتی ہے کہ جس میں کوئی عیب نہیں اور اپنی ذات میں قدوس ہے“۔

پھر فرماتے ہیں کہ ”اور حق النفس میں عملی صراط مستقیم یہ ہے جو نفس سے ان اخلاق رذیلہ کا قلع قمع کرنا اور صفت تخلّی عن رذائل اور تحلّی بالفضائل سے متصف ہونا“۔ (کہ حق النفس کا جو صراط مستقیم کا عملی حصہ ہے وہ یہ ہے کہ جتنے اخلاق رذیلہ ہیں، گھٹیا قسم کے اخلاق ہیں، برائیاں ہیں ان کو اپنے سے پاک کرنا۔ خالی کرنا اور صرف خالی نہیں کرنا بلکہ جو نیکیاں ہیں ان سے اپنے آپ کو پُر کرنا۔ صرف برتن برائیوں سے خالی نہیں کرنا بلکہ اس برتن کو نیکیوں سے پُر بھی کرنا ہے)۔ ”یہ عملی صراط مستقیم ہے۔ یہ توحید حالی ہے۔ کیونکہ موحد کی اس سے یہ غرض ہوتی ہے کہ تا اپنے دل کو غیر اللہ کے دخل سے خالی کرے اور تا اس کو فنا فی تقدس اللہ کا درجہ حاصل ہو اور اس میں اور حق العباد میں جو عملی صراط مستقیم ہے ایک باریک فرق ہے اور وہ یہ ہے جو عملی صراط مستقیم حق النفس کا وہ صرف ایک ملکہ ہے جو بذریعہ ورزش کے انسان حاصل کرتا ہے اور ایک بالمعنی شرف ہے خواہ خارج میں کبھی ظہور میں آوے یا نہ آوے“۔ (جو عملی صراط مستقیم ہے یہ برائیوں کا ایک ملکہ ہے۔ ظہور میں آوے نہ آوے سمجھ لیا کہ میرے دل سے خالی ہو گئیں۔ لیکن حق العباد میں بعض دفعہ بعض انسانوں میں ان اخلاق کو دکھانے کے موقعے نہیں پیدا ہوتے لیکن انسان سمجھتا ہے کہ میرے اندر وہ اخلاق ہیں لیکن جب موقع آئے تو تب پتہ لگتا ہے کہ حق ادا ہو رہا ہے یا نہیں۔ لیکن فرمایا کہ حق العباد میں حق النفس میں یہ باریک فرق ہے)۔ فرمایا کہ ”حق العباد جو عملی صراط مستقیم ہے وہ ایک خدمت ہے اور تبھی متحقق ہوتی ہے کہ جب افراد کثیرہ بنی آدم کو خارج میں اس کا اثر پہنچے اور شرط خدمت کی ادا ہو جائے“۔ (اب یہ جو اعلیٰ اخلاق ہیں بندوں کے حقوق اس صورت میں ادا ہوں گے۔ فرمایا یا عملی صراط مستقیم کا اظہار اس وقت ہوگا جب یہ ثابت ہو جائے کہ عملی طور پر اکثریت کو اپنے معاشرہ میں ان اعلیٰ اخلاق کا فیض پہنچ رہا ہے اور اثر پہنچ رہا ہے اور فائدہ پہنچ رہا ہے اور خدمت کی شرط جو ہے وہ ادا ہو رہی ہے)۔ فرماتے ہیں: ”غرض تحقق عملی صراط مستقیم حق العباد کا ادائے خدمت میں ہے اور عملی صراط مستقیم حق النفس کا صرف تزکیہ نفس پر مدار ہے“۔ (اپنے نفس کی اصلاح کی طرف کوشش ہے۔ لیکن اس کا اظہار تبھی ہوتا ہے جب حقوق العباد ادا کئے جائیں۔ تزکیہ نفس بھی تبھی پتہ لگتا ہے کہ ہوا ہے کہ نہیں جب حق العباد کی ادائیگی ہوتی ہے)۔ ”کسی خدمت کا ادا ہونا ضروری نہیں۔ یہ تزکیہ نفس ایک جنگل میں اکیلے رہ کر بھی ادا ہو سکتا ہے“۔ (عبادات میں مشغول رہ کر بھی انسان تزکیہ نفس کر سکتا ہے)۔ ”لیکن حق العباد بجز بنی آدم کے ادا نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے فرمایا گیا جو رہبانیت اسلام میں نہیں“۔ (رہبانیت کو اسلام میں اس لئے منع کیا گیا ہے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں ادا ہوں۔ تزکیہ نفس کر کے انسان حقوق اللہ تو جنگل میں بیٹھ کر بھی ادا کر سکتا ہے لیکن جنگل میں بیٹھ کر حقوق العباد ادا نہیں ہو سکتے اور پھر اس وجہ سے صراط مستقیم کی علمی اور عملی صورت واضح نہیں ہوتی)۔ فرماتے ہیں کہ ”اب جاننا چاہئے جو صراط مستقیم علمی اور عملی سے غرض اصلی توحید علمی اور توحید عملی ہے۔ یعنی وہ توحید جو بذریعہ علم کے حاصل ہو اور وہ توحید جو بذریعہ عمل کے حاصل ہو۔ پس یاد رکھنا چاہئے جو قرآن شریف میں بجز توحید کے اور کوئی مقصود اصلی قرار نہیں دیا گیا اور باقی سب اس کے وسائل ہیں“۔ (تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام (سورۃ فاتحہ) جلد اول صفحہ 236-237)

پس جب صراط مستقیم کی طرف انسان ہدایت پالے تو اسے اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کا بھی ادراک حاصل ہوتا ہے کہ وہی ایک ہے جو نوروں کا منبع ہے اور جس نے اس غرض کے لئے دنیا میں انبیاء بھیجے کہ دنیا کو اس کے نور کا علم ہو اور سب سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ کو بھیجا اور قرآن کریم کی صورت میں کتاب مبین اتاری جو اسی ایک نور کا پتہ دیتی ہے جو خدائے واحد کی ذات ہے۔ جس کی روشنی وہ انبیاء منعکس کرتے ہیں اور سب سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ نے منعکس فرمائی اور قرآن کریم کو سمجھنے والے بھی اس سے فیض پاتے ہیں اور یہی ایک روشنی ہے جس نے تمام دنیا کو روشن کرنا ہے اور تمام دنیا کو خدائے واحد کا عبد بنانا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم اس حقیقی نور کا ادراک حاصل کرنے والے ہوں۔ اپنی زندگیوں کو اس سے فیضیاب کرنے والے ہوں اور اس کو پھیلانے کا حق ادا کرنے والے بھی ہوں۔

☆☆☆

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۹ء:

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
تعلق باللہ کی روشنی میں

(محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری، ناظر اعلیٰ، صدر انجمن احمدیہ قادیان)

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلآ ئِکَتَہ' یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَآ یُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْاصَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ (سورۃ الاحزاب آیت ۵۷)

ترجمہ: یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی (محمد ﷺ) پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہوتم بھی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔

اللھم صلی علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما صلّیت علیٰ ابراھیم و علیٰ آل ابراھیم اِنّک حمید مجید۔ اللّٰھم بارک علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم و علیٰ آل ابراھیم اِنّک حمید مجید۔

سیدنا ومولانا سید المطہرین، شفیع المذنبین، خاتم النبیین، سرور کائنات، فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود ایسا شجرۂ طیبہ ہے جس کی شاخیں آسمان کی بلندیوں کو چھو رہی ہیں اور جڑیں فطرت انسانی کی پاتال میں پیوست ہیں۔ آپ ﷺ کی سیرت ایسا سدا بہار درخت ہے جو ہر موسم اور ہر زمانہ میں اپنے رب کے اذن سے پھل دیتا ہے۔ آپؐ کی سیرت ایسا شجرۂ مبارکہ ہے جو شرقی ہے نہ غربی بلکہ کل عالم اس کے فیوض و برکات سے مستفیض ہوتا ہے۔ آپ ﷺ کی سیرت ایک ایسی بارش ہے جو ہر خشکی پر اترتی اور اس کو سیراب ونہال کر دیتی ہے۔ ایک ایسا نور ہے جو ہر تاریکی کو اُجالے میں بدل دیتا ہے۔ ایک فرقان ہے جو حق و باطل میں بیّن امتیاز پیدا کر دیتا ہے۔ الغرض آپؐ کی سیرت ایک ایسا بُستان سرا ہے جس کے اوصاف کا چمن ہزاروں شاخوں اور لاکھوں پھولوں سے سجا ہوا ہے۔ آپ کی مقدس سیرت کے کسی بھی پہلو پر روشنی ڈالنے کی کوشش کرنا سمندر کو کوزے میں بند کرنے کے مانند ہے۔

ہم کس زبان سے اس ذات باری تعالیٰ خدائے واحد و یگانہ کا شکریہ ادا کریں جس نے ایسے نبی کامل کی متابعت اور پیروی کی ہمیں توفیق و سعادت بخشی۔ اس نبی پاکؐ کی سیرت کا ایک روشن پہلو ہے "آپؐ کا تعلق باللہ"۔ یہ عنوان وسیع تر اور کثیر الجوانب ہے اور 63 سالہ فعال زندگی پر محیط ہے۔

کتب سماویہ سابقہ میں خدائے عزوجل نے نبی کریمؐ کی آمد کو اپنا ظہور قرار دیا ہے۔ دیگر انبیاء علیھم السلام نے بھی آنحضرتؐ کے حق میں اپنی اپنی پیشگوئیوں میں بیان کیا ہے اور استعارہ کے طور پر آنجنابؐ کے ظہور کو خدا تعالیٰ کا ظہور قرار دیا ہے بلکہ بوجہ خدا کے مظہر اتم ہونے کے آنجنابؐ کو خدا کر کے پکارا ہے۔ چنانچہ زبور داؤدؑ میں لکھا ہے کہ:

"تو حسن میں بنی آدم سے کہیں زیادہ ہے۔ .... اس لئے خدا نے تجھے ابد تک مبارک کیا (یعنی خاتم الانبیاء بنایا) اے خدا تیرا تخت ابدالآباد ہے۔ تیری سلطنت کا عصا راستی کا عصا ہے۔ تو نے صدق سے دوستی اور شر سے دشمنی کی ہے اس لئے خدا نے جو تیرا خدا ہے خوشی کے روغن سے تیرے مصاحبوں سے زیادہ تجھے معطر کیا ہے۔" (زبور: ۴۵)

اسی طرح یسعیاہ نبی کی کتاب میں لکھا ہے کہ:

"خداوند خدا ایک بہادر کی مانند نکلے گا وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو اسکائے گا۔"

یہ فقرے بطور استعارہ کے آنحضرتؐ کی پُر ہیبت ظہور کا اظہار کر رہے ہیں۔ ایسا ہی اور کئی نبیوں نے بھی اس استعارہ کو اپنی پیشگوئیوں میں آنحضرتؐ کی شان میں استعمال کیا ہے۔

ان پیشگوئیوں کے عین مطابق دعائے ابراہیم و اسماعیل علیھما السلام کے مطابق وہ عظیم الشان رسول، وہ آفتاب رسالت جس نے فاران کی پہاڑیوں سے جلوہ گر ہونا تھا، اس کی ولادت باسعادت ۱۲/ربیع الاول مطابق 20/اگست 570ء کو اصحاب الفیل کے واقعہ کے پچپن روز بعد دوشنبہ کے دن حضرت آمنہ کے بطن سے مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ پیدائش ہونے پر آمنہ نے بچے کے دادا عبدالمطلب کو اطلاع دی۔ جو سنتے ہی خوش ہوئے اور خوشی کے جوش میں وہاں آئے اور بچے کو اپنے ہاتھوں میں اٹھا کر بیت اللہ شریف میں لے گئے اور وہاں جا کر خدا کا شکر ادا کیا اور بچے کا نام محمد رکھا جس کے معنی بہت تعریف کیا گیا اور پھر اسے واپس لا کر اس کی ماں کے سپرد کر دیا۔

آپؐ کی پیدائش کے وقت حضور اکرمؐ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ کو ایک حیرت انگیز کشفی نظارہ دکھلایا گیا جو حضرت جلال الدین سیوطیؒ کی کتاب "خصائص الکبریٰ" کی جلد اول میں بالتفصیل درج ہے۔ حضرت آمنہ فرماتی ہیں:

"میں نے اس وقت دنیا کے مشارق و مغارب کا معائنہ کیا، میں نے دیکھا تین جھنڈے نصب کئے گئے۔ ایک مشرق اور دوسرا مغرب اور تیسرا خانہ کعبہ کی چھت پر نصب کیا گیا۔ اس وقت مجھے دردزہ ہوا اور حضورؐ پیدا ہوئے۔ ولادت کے بعد میں نے آپ کی طرف نظر کی تو دیکھا کہ سجدے کی حالت میں ہیں اور انگلیوں کو اس طرح اٹھائے ہوئے ہیں جیسے کوئی گریہ وزاری کرنے والا اٹھاتا ہے۔ پھر میں نے سفید اَبر دیکھا جو آسمان کی جانب سے آ رہا تھا یہاں تک کہ اس نے آپؐ کو مجھ سے روپوش کر لیا۔ پھر وہ غائب ہو گیا" (ترجمہ خصائص الکبری جلد ا ص ۴۷)

آپؐ کی زندگی کا ہر لحہ حتّٰی کہ پیدائش کی گھڑی بھی خدا تعالیٰ سے پختہ تعلق قائم کرنے اور اس کے حضور سجدے میں گریہ وزاری کرنے کے واقعات کا اعلیٰ ترین نمونہ پیش کرتا ہے۔

سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے حوالے سے اگر صرف ایک دن کی مصروفیات کے واقعات پر نظر کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ یادِ الٰہی سے معمور رہے۔ چنانچہ آنکھ کھلتے ہی آپ کے دل میں یہ صدا بلند ہوتی ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَیْہِ النُّشُوْر۔

کہ ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے ہمیں ایک عارضی موت کے بعد پھر سے زندگی بخش دی۔ آخر کار اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور نیند سے بیدار ہونے پر کبھی یہ دعا پڑھتے کہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ فِیْ جَسَدِیْ وَ رَدَّ عَلَیَّ رُوْحِیْ وَ اَذِنَ لِیْ بِذِکْرِہٖ۔

ترجمہ: تمام تعریفیں اُاللہ کے لئے ہیں جس نے میرے جسم کو صحت و عافیت بخشی اور میری روح واپس لوٹا دی او مجھے اپنا ذکر کرنے کی توفیق دی پھر اٹھ کر بیٹھتے ہیں تو یوں حمد الٰہی کے گیت گاتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ لَکَ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَ وَعدکَ الْحَقُّ وَ لِقَائکَ حَقٌّ و قَوْلُک حَقٌّ وَالْجَنَّۃُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِیُّوْنَ حَقٌّ وَ مُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَاعَۃُ حَقٌّ اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَ بِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَ بِکَ خَاصَمْتُ وَ اِلَیْکَ حَاکَمْتُ فَاغْفِرْلِی مَاقَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ اَنْتَ الْمُؤخِّرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم۔

ترجمہ: اے اللہ! ہر قسم کی تعریفیں تیرے لئے ہیں۔ تو ہی آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے اس کا قیوم ہے اور تیرے لئے ہی ہر قسم کی تعریفیں ہیں۔ تیرے لئے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے کی حکومت ہے اور تیرے لئے ہی ہر قسم کی تعریفیں ہیں۔ تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے اور تیرے لئے ہی ہر قسم کی تعریفیں ہیں۔ تو آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان میں ہے کا بادشاہ ہے اور تیرے لئے ہی ہر قسم کی تعریفیں ہیں۔ تیری ذات برحق ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تیری ملاقات برحق ہے اور جنت اور جہنم برحق ہے اور سب انبیاء برحق ہیں اور محمد ﷺ برحق ہیں اور قیامت کی گھڑی برحق ہے۔ اے اللہ! میں نے اپنا سب کچھ تیرے سپرد کیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر توکل کیا اور تیری طرف جھکا اور تیرے نام کے ساتھ ہی میں دشمن کا مقابلہ کرتا ہوں اور تجھے ہی اپنا حکم ٹھہراتا ہوں۔ سب میرے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے جن کا میں علانیہ مرتکب ہوا یا پوشیدہ طور پر ہے۔ تو ہی ابتداء میں ہے اور تو ہی آخر میں ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور بلند مرتبہ اور عظمت والے خدا کے بغیر نہ کوئی ارادہ کر سکتا ہے اور نہ کوئی قوت حاصل ہو سکتی ہے۔

پھر قضاء حاجت کے لئے جاتے تو یہ دعا پڑھتے کہ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَائِثِ۔ اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں ہر قسم کی ناپاک چیزوں اور ناپاک کاموں اور باتوں سے۔

اور فارغ ہونے کے بعد یہ دعا کرتے کہ: غُفْرَانَکَ۔

یعنی اے اللہ! میں تیری مغفرت کا خواستگار ہوں۔ اور کبھی یہ دعا کرتے کہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّیْ الْاَذٰی وَ عَافَانِیْ وَ اَبْقٰی فِیَّ مَنْفَعَتَہٗ۔

کہ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف دور کی اور مجھے عافیت عطا کی اور نفع مند چیز باقی رکھ دیں۔

پھر مشکیزے کی طرف جاتے اللہ کا نام لے کر وضو فرماتے۔ وضو ختم کر کے دعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَ اجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ۔

یعنی اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں میں سے بنا دے۔

پھر مصلّٰی پر آتے اور اپنے رب کے حضور نماز میں کھڑے ہو جاتے۔ قرآن کریم پڑھتے، رکوع وسجود کرتے اور گریہ وزاری کرتے۔ صبح صادق نمودار ہوتی تو دعا پڑھنے لگتے کہ

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَئیٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

ترجمہ: میں اللہ کے نام کے ساتھ صبح کرتا ہوں جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز زمین اور آسمان میں نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ بہت سننے والا اور جاننے والا ہے۔

اور یہ دعا بھی پڑھتے کہ:

اَصْبَحْنَا وَ اَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ، وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ، وَلَہُ الْحَمْدُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ رَبِّ اَسْأَلُکَ خَیْرَ مَافِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ وَ

خَیۡرَ مَا بَعۡدَہٗ وَ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ شَرِّ مَا فِیۡ ھٰذَا الۡیَوۡمِ وَ شَرِّ مَا بَعۡدَہٗ رَبِّ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡکَسۡلِ وَ سُوۡءِ الۡکِبَرِ ۔ رَبِّ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ عَذَابٍ فِی النَّارِ وَ عَذَابٍ فِی الۡقَبۡرِ۔

ترجمہ: ہم نے صبح کی اور تمام ملک نے بھی خدا کی خاطر صبح کی اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔سب بادشاہت اسی کی ہے اور سب حمد بھی اسی کو زیبا ہے اور وہ ہر ایک چیز پر قادر ہے۔اے میرے رب! میں تجھ سے اس دن کی خیر بھی چاہتا ہوں اور اس کے بعد کی بھلائی بھی چاہتا ہوں اور میں تجھ سے اس دن کے شر کی پناہ مانگتا ہوں اور اس کے بعد کی برائی سے بھی۔اے میرے رب! میں سستی اور تکبر کی برائی سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ میرے پروردگار! اس آگ کے عذاب اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

پھر دن بھر کی مصرویات میں گھر کے کام کاج میں ہاتھ بٹاتے۔بکریوں کا دودھ دوہتے۔پانی کا برتن ہو یا کھانے کا برتن دائیں ہاتھ سے پکڑتے بِسم اللّٰہ پڑھ کر کھانا پینا شروع کرتے۔ختم کر کے دعا پڑھتے کہ:

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ اَطۡعَمَنَا وَ سَقَانَا وَ جَعَلَنَا مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ۔

کوئی نیا کپڑا زیب تن فرماتے تو یہ دعا کرتے کہ:

اَللّٰھُمَّ لَکَ الۡحَمۡدُ، اَنۡتَ کَسَوۡتَنِیۡ ھٰذَا نَسۡأَلُکَ خَیۡرَہٗ وَ خَیۡرَ مَا صُنِعَ لَہٗ وَ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ شَرِّہٖ وَ شَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ۔

ترجمہ: اے اللہ!سب تعریف تیرے لئے ہیں۔تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا۔ہم اس کپڑے کی خیر و برکت تجھ سے طلب کرتے ہیں اور وہ خیر و بھلائی بھی جو اس کپڑے کا مقصد ہے۔ اور اے اللہ! میں اس کپڑے کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور اس شر سے بھی جو اس وجہ سے پیدا ہو سکتا ہے۔

گھر سے باہر نکلتے تو یہ دعا پڑھتے: بِسۡمِ اللّٰہِ تَوَکَّلۡتُ عَلَی اللّٰہِ، لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِا للّٰہِ، اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوۡذُبِکَ مِنۡ اَنۡ نَزِلَّ اَوۡ نَضِلَّ اَوۡ نَظۡلِمَ اَوۡ نُظۡلَمَ اَوۡ نَجۡھَلَ اَوۡ یُجۡھَلَ عَلَیۡنَا۔

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ گھر سے باہر نکلتا ہوں۔میں نے اللہ پر توکل کیا۔اے اللہ! ہم تیری پناہ میں آتے ہیں اس بات سے کہ ہم کوئی لغزش کھائیں یا گمراہ ہوں یا کسی پر ظلم کریں یا ہم پر ظلم کیا جائے یا ہم جہالت و نافرمانی کی کوئی بات کریں یا ہمارے خلاف کوئی ایسی جہالت کرے۔

بازار میں سودا سلف خریدنے کے لئے داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

بِسۡمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ خَیۡرَ ھٰذَا السُّوۡقِ وَ خَیۡرَ مَا فِیۡھَا وَ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ شَرِّھَا وَشَرِّ مَافِیۡھَا، اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ اَنۡ اُصِیۡبَ فِیۡھَا یَمِیۡناً فَاجِرَۃً اَوۡصَفۡقَۃً خَاسِرَۃً۔

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ میں داخل ہوتا ہوں۔اے اللہ میں تجھ سے اس بازار اور جو اس کے اندر ہے اس کی بھلائی کا طلبگار ہوں اور میں اس بازار اور جو کچھ اس میں ہے، اس کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔اے اللہ! میں اس بات سے بھی تیری پناہ میں آتا ہوں کہ بازار میں کوئی جھوٹی قسم کھاؤں یا گھاٹے والا سودا کروں۔واپس گھر تشریف لاتے ہیں تو یہ دعا کرتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡأَلُکَ خَیۡرَ الۡمَوۡلَجِ، وَ خَیۡرَ الۡمَخۡرَجِ، بِسۡمِ اللّٰہِ وَلَجۡنَا وَ بِسۡمِ اللّٰہِ خَرَجۡنَا وَ عَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلۡنَا۔

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے گھر میں داخل ہونے اور نکلنے کی بھلائی اور خیر طلب کرتا ہوں۔اللہ کے نام کے ساتھ ہم گھر میں داخل ہوئے اور اللہ کے نام کے ساتھ ہم گھر سے نکلے۔اور اللہ پر جو ہمارا رب ہے ہم نے توکل کیا۔

کسی بستی میں داخل ہوتے تو دعا کرتے۔بلندی پر چڑھتے ہوئے الگ دعا پڑھتے۔سفر پر روانہ ہوتے تو دعا کرتے، سواری پر بیٹھتے تو دعا کرتے۔ واپس تشریف لاتے تو دعا کرتے۔ بارش نہ ہوتی تو دعا کرتے۔بادل اٹھتا دیکھ کر دعا کرتے۔بارش ہوتی تو دعا کرتے۔آندھی اٹھتی یا بجلی کڑکتی تو دعا کرتے۔کوئی حاجت و ضرورت آپڑتی تو دعا کرتے۔کسی کی دعوت پر تشریف لے جاتے تو دعا کرتے۔کسی مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو کثرت سے استغفار کرتے رہتے۔

بچہ پیدا ہوتا تو نومولود کے کان میں اللہ اکبر کی صدا ڈلواتے اور کسی کی وفات کی اطلاع ملتی تو اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن کی دعا پڑھتے کہ ہم سب اللہ کی امانت ہیں اور آخر کار اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

غرضیکہ دن بھر کی مصروفیات میں دست با کار و دل بایار کی حالت رہتی۔شام ہوتی تو پھر دعا پڑھتے کہ:۔

”ہم نے شام کی اور تمام ملک نے شام کی اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔اے میرے رب! میں تجھ سے اس رات کی خیر اور بھلائی طلب کرتا ہوں اور اس کے بعد کی خیر بھی۔اور تجھ سے اس رات کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور اس کے بعد کی برائی سے بھی۔ اے میرے رب! میں تجھ سے سستی اور تکبر کی برائی سے بھی پناہ مانگتا ہوں۔اے میرے رب پروردگار! میں تجھ سے آگ اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔“

پھر اگر ضروریات اور نماز عشاء اور نوافل سے فارغ ہو کر بستر پر لیٹتے تو اللہ کے حضور عرض کرتے

اَللّٰھُمَّ بِاِسۡمِکَ اَمُوۡتُ وَ اَحۡیَا۔

اے اللہ تیرے نام کے ساتھ میں مرتا ہوں اور تیرے نام سے ہی میں زندہ ہوتا ہوں۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ایک شخص کو سوتے وقت پڑھنے کے لئے یہ دعا سکھائی اور فرمایا کہ اگر اس رات تمہاری وفات ہوگئی تو فطرت صحیحہ پر وفات ہوگی اور اگر تم نے صبح کی تو اس دعا کی برکت سے تمہیں خیر و بھلائی حاصل ہوگی۔(بخاری)

وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اَسۡلَمۡتُ نَفۡسِیۡ اِلَیۡکَ، وَ وَجَّھۡتُ وَجۡھِیۡ اِلَیۡکَ وَ فَوَّضۡتُ اَمۡرِیۡ اِلَیۡکَ، وَ اَلۡجَأۡتُ ظَھۡرِیۡ اِلَیۡکَ، رَغۡبَۃً وَّ رَھۡبَۃً اِلَیۡکَ، لَا مَلۡجَأَ وَلَا مَنۡجَا مِنۡکَ اِلَّا اِلَیۡکَ اٰمَنۡتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیۡ اَنۡزَلۡتَ وَ بِنَبِیِّکَ الَّذِیۡ اَرۡسَلۡتَ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں نے اپنی جان تجھے سونپی اور اپنی توجہ تیری جانب کی اور اپنا سب معاملہ تیرے سپرد کیا اور تیری طرف رغبت رکھتے ہوئے اور تیرے خوف سے تجھے ہی اپنا سہارا بنایا۔تیرے سوا کوئی پناہ گاہ اور نجات کی جگہ نہیں۔میں تیری کتاب پر جو تو نے نازل کی اور تیرے نبی پر جو تو نے بھیجا ایمان لایا ہوں۔

اور یہ دعا کر کے آپؐ نیند کی آغوش میں چلے جاتے اور پھر نیند بھی کیسی پیاری نیند تھی کہ فرماتے ہیں:

تَنَامُ عَیۡنِیۡ وَلَا تَنَامُ قَلۡبِیۡ

کہ میری آنکھیں تو سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

الغرض:......

سؤوں تو تجھ کو دیکھ کر
جاگوں تو تجھ پہ ہو نظر

والی کیفیت آپ کے شب و روز کی ہوا کرتی۔ یہ آپ کے تعلق باللہ کی کیفیت کا مختصر نقشہ ہے جو آپؐ کے ظاہری حالات سے صحابہ نے دیکھا اور ہم تک اس ذکر خیر کو پہنچایا۔ورنہ آپ کے قلبی احساسات کیا تھے وہ تو آپ کا خدائے عالم الغیب و الشهادة ہی جانتا تھا۔ چنانچہ اس نے آپ سے حکماً قرآن کریم میں یہ اعلان کروایا:

قُلۡ اِنَّ صَلَاتِیۡ وَ نُسُکِیۡ وَ مَحۡیَایَ وَ مَمَاتِیۡ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ۔

(سورۃ الاعراف آیت 163)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس آیت کے ترجمہ اور تشریح میں بیان فرماتے ہیں:

”یعنی لوگوں کو اطلاع دے دے کہ میری یہ حالت ہے کہ میں اپنے وجود سے بالکل کھویا گیا ہوں۔میری تمام عبادتیں خدا کے لئے ہوگئی ہیں۔ یہ آیت بتلا رہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم اس قدر خدا میں گُم اور محو ہوگئے تھے کہ آپ کی زندگی کے تمام انفاس اور آپ کی موت محض خدا تعالیٰ کے لئے ہوگئی تھی۔اور آپ کے وجود میں نفس اور مخلوق اور اسباب کا کچھ حصہ باقی نہیں رہا تھا۔اور آپ کی روح خدا کے آستانے پر ایسے اخلاص سے گری تھی کہ اس میں غیر کی ایک ذرہ آمیزش نہیں رہی تھی۔“

حق یہ ہے کہ ہمارے پیارے آقا و مولیٰ محمد عربی ﷺ کی ساری زندگی تعلق باللہ کے حسین نمونوں سے بھری پڑی ہے۔کفارِ مکہ بھی آپؐ کی خدا تعالیٰ سے حد درجہ محبت کے نظاروں سے متاثر ہو کر بے اختیار کہہ اُٹھے کہ قَدۡ عَشِقَ مُحَمَّدٌ رَبَّہٗ کہ محمدؐ تو اپنے رب کا عاشق ہو چکا ہے۔(ﷺ)

ایک موقعہ پر آپؐ نے فرمایا:

ذِکۡرُ اللّٰہِ آنِیۡسِیۡ، وَقُرَّۃُ عَیۡنِیۡ فِی الصَّلٰوۃِ وَ ثَمۡرَۃُ فُؤَادِیۡ فِیۡ ذِکۡرِہٖ وَ شَوۡقِیۡ اِلٰی رَبِّیۡ عَزَّ وَ جَلَّ....

یعنی ذکر الٰہی میرا مونس ہے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے اور ذکر الٰہی میرے دل کا پھل ہے اور میرا شوق اپنے رب عز و جل کی طرف ہے۔

دراصل نماز آپؐ کی روح کی غذا تھی۔ ہر لمحہ نماز کا انتظار رہتا تھا۔ ہر وقت طبیعت نماز کے لئے بے چین رہتی تھی۔ دل مسجد میں ہی اٹکا رہتا تھا۔حضرت بلالؓ کو فرمایا کرتے تھے یَا بِلَالُ اَرِحۡنَا بِالصَّلٰوۃِ کہ اے بلال نماز کی اطلاع کر کے ہمیں خوشی پہنچاؤ۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۱ ص ۳۶۴)

نماز باجماعت کے علاوہ آنحضور ﷺ باقاعدگی سے نوافل اور نماز تہجد کا التزام فرمایا کرتے تھے۔ جب سب دنیا سو رہی ہوتی، آپؐ اپنے بستر کو چھوڑ کر بے قرار دل کے ساتھ اپنے خالق و مالک اور محبوب ازلی کے حضور حاضر ہو جاتے اور اپنی مناجات پیش کرتے۔ آنحضرتؐ رات کے وقت اس قدر دعائیں کرتے اور اس قدر لمبی نماز پڑھتے کہ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ بعض دفعہ کھڑے کھڑے آپ کے پاؤں متورم ہو جاتے اور پھٹنے لگتے۔

(بخاری کتاب التہجد باب قیام النبیؐ)

ایک دفعہ کا واقعہ ہے حضرت عائشہؓ کہتی ہیں ایک رات میری آنکھ کھلی تو میں نے حضورؐ کو اپنے بستر پر نہ پایا۔ مجھے خیال آیا کہ حضورؐ مجھے چھوڑ کر کسی اور بیوی کے پاس چلے گئے ہیں۔ پھر میں حضورؐ کو تلاش کرنے لگی تو کیا دیکھتی ہوں کہ حضور بارگاہ ایزدی میں خشوع و خضوع کے ساتھ عبادت میں منہمک ہیں اور اپنی قوم کے لئے بخشش طلب کر رہے ہیں۔

(سنن نسائی باب الدعا فی السجود)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے پوچھا کہ آپ مجھے آنحضورؐ کی کوئی ایسی بات بتائیں جو آپ کو بہت ہی عجیب معلوم ہوتی ہو۔اس پر حضرت عائشہؓ رو پڑیں اور بڑی دیر تک روتی رہیں اور جواب نہ دے سکیں۔ پھر فرمایا کہ آپؐ کی تو ہر بات ہی عجیب تھی۔ کس کا ذکر کروں اور کس کا نہ کروں۔ ایک رات میرے ہاں باری تھی۔ حضورؐ میرے پاس تشریف لائے، بستر میں داخل ہوئے اور فرمایا اے عائشہ! کیا مجھے اس بات کی اجازت دیں گی کہ میں اپنے رب کی عبادت میں یہ رات گذاروں......؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ!

یقیناً مجھے تو آپ کا قرب پسند ہے اور آپؐ کی خوشنودی مقصود ہے۔ میں آپ کو خوشی سے اجازت دیتی ہوں۔ اس پر حضور اٹھے اور گھر میں لٹکے ہوئے ایک مشکیزہ کی طرف گئے اور وضو کیا پھر آپؐ نماز پڑھنے لگے اور قرآن کا کچھ حصہ تلاوت فرمایا۔ آپؐ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگی ہوئی تھی۔ پھر آپؐ بیٹھ گئے اور خدا کی حمد اور تعریف کی اور پھر رونا شروع کر دیا پھر آپؐ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور پھر رونے لگے یہاں تک میں نے دیکھا کہ آپؐ کے آنسوؤں سے زمین تر ہو گئی اور اسی حال میں وہ رات گذر گئی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کیا آپ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ خوشخبری نہیں دی وَقَدْ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَاتَاخَّرَ پھر آپ کیوں روتے ہیں اور اس قدر عبادت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ یَاعَائِشَۃُ اَفَلَا تُحِبُّ اَنْ اَکُوْنَ عَبْداً شَکُوْرًا کہ اے عائشہ! کیا تم نہیں چاہتی کہ میں خدا تعالیٰ کا شکر گذار بندہ بنوں۔

قارئین کرام! انسان خدا تعالیٰ سے جتنا اپنا تعلق مضبوط کرتا ہے اتنی ہی اس کو خدا تعالیٰ کی قربت نصیب ہوتی ہے یہاں تک کے اس کامل تعلق کے نتیجہ میں انسان خدا نما بن جاتا ہے۔ چنانچہ بخاری شریف میں ایک حدیث قدسی کا ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”نفل گذار بندہ میرے قرب میں ترقی کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ تب میں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے۔ آنکھیں بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔“

چنانچہ اس حدیثِ قُدسی کے عین مطابق آپؐ خدا نما انسان بن گئے۔ خدا تعالیٰ کا مظہرِ اتم بن گئے۔ خدا تعالیٰ کا وجود آپ کے وجود باوجود میں سرایت کر گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰیO اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰیO عَلَّمَہٗ شَدِیْدُ الْقُوٰیO ذُوْ مِرَّۃٍ فَاسْتَوٰیO وَھُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰیO ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰیO فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْاَدْنٰیO

(النجم: ۴ تا ۱۰)

ترجمہ: اور وہ محمدؐ خواہش نفس سے کلام نہیں کرتا۔ یہ تو محض ایک وحی ہے جو اتاری جارہی ہے۔ اسے مضبوط طاقتوں والے نے سکھایا ہے جو بڑی حکمت والا ہے۔ پس وہ فائز ہوا جبکہ وہ بلند ترین اُفق پر تھا۔ پھر وہ نزدیک ہوا پھر نیچے اُتر آیا پس وہ دو قوسوں کے وَتر کی طرح ہو گیا یا اس سے بھی قریب تر۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”یہ رسول خدا کی طرف چڑھا۔ اور جہاں تک امکان میں ہے خدا سے نزدیک ہوا اور قرب کے تمام کمالات کو طے کیا اور لاہوتی مقام سے پورا حصہ لیا اور پھر ناسوت کی طرف کامل رجوع کیا۔ یعنی عبودیت کے انتہائی نقطہ تک اپنے تئیں پہنچایا اور بشریت کے پاک لوازم یعنی بنی نوع کی ہمدردی اور محبت سے جو ناسوتی کمال کہلاتا ہے پورا حصہ لیا۔ لہذا ایک طرف خدا کی محبت میں اور دوسری طرف بنی نوع انسان کی محبت میں کمال تک پہنچا“

(حضرت مرزا غلام احمد قادیانی اپنی تحریروں کی رو سے ص ۴۲۵ مطابق ریویو آف ریلیجنز اردو حصہ اول ص ۱۷۵)

پس اس واقعہ میں کسی ظاہری آسمان کا ذکر نہیں بلکہ قلب محمد مصطفیٰؐ پر گذرنے والے ایک غیر معمولی ماجرا کا ذکر ہے۔ ایک ایسا کشف ہے جس کی کوئی نظیر کسی دوسرے نبی کی زندگی میں نہی ملتی۔ آپؐ کا دل اللہ کی محبت میں اُفق کی طرف بلند ہوا اور اللہ اپنے بندے کی محبت میں اس کے دل پر اُتر آیا اور قاب قوسین سے مراد یہ ہے کہ آنحضرتؐ وہ وَتر بن گئے جو اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد رسول اللہؐ کی قوسوں کے درمیان ایک ہی وتر تھا۔ گویا اللہ تعالیٰ کی قوس سے چلنے والا تیر وہی تھا جو آنحضرتؐ کی قوس سے چلتا تھا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب ”سُرمہ چشم آریہ“ میں تعلق باللہ اور قرب الٰہی کی تین قسموں کا تفصیل کے ساتھ ذکر فرمایا ہے۔ تیسرے قسم کے قرب کی وضاحت میں فرماتے ہیں:

”تیسرے قسم کا قرب ایک ہی شخص کی صورت اور اس کے عکس سے مشابہت رکھتا ہے۔ یعنی جیسے ایک شخص آئینہ صاف وسیع میں اپنی شکل دیکھتا ہے تو تمام شکل اس کی معہ اپنے تمام نقوش کے جو اس میں موجود ہیں عکسی طور پر اس آئینہ میں دکھائی دیتی ہے ایسا ہی اس قسم ثالث قرب میں تمام صفات الٰہیہ صاحب قرب کے وجود میں بہ تمام تر صفائی منعکس ہو جاتے ہیں.....

یہ مرتبہ کس کے لئے میسر ہے اور کون اس کامل درجہ قرب سے موسوم ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ اسی کو میسر آتا ہے کہ جو الوہیت اور عبودیت کے دونوں قوسوں کے بیچ میں کامل طور پر ہو کر دونوں قوسوں سے ایسا شدید تعلق پکڑتا ہے کہ گویا ان دونوں کا عین ہو جاتا ہے اور اپنے نفس کو بکلّی درمیان سے اٹھا کر آئینہ صاف کا حکم پیدا کر لیتا ہے اور وہ آئینہ ذُوجہتین ہونے کی وجہ سے ایک جہت سے صورت الٰہیہ بطور ظلّی حاصل کر لیتا ہے اور دوسری جہت سے وہ تمام فیض حسب استعداد و طبائع مختلفہ اپنے مقابلین کو پہنچاتا ہے۔ اس کی طرف اشارہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْاَدْنٰی“

پھر اس تعلق باللہ اور مقام قرب میں جو افعال آنحضرت ﷺ کی ذات سے صادر ہوتے رہے ان کا نہایت جامع رنگ میں ذکر کرتے ہوئے اپنی کتاب ”آئینہ کمالاتِ اسلام“ میں فرماتے ہیں:

”اس درجہ لقاء میں بعض اوقات انسان سے ایسے امور صادر ہوتے ہیں جو بشریت کی طاقتوں سے بڑھے ہوئے ہوتے ہیں اور الٰہی طاقت کا رنگ رکھتے ہیں۔ جیسے ہمارے سید و مولیٰ سید الرسل حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں ایک سنگریزوں کی مُٹھی کفار پر چلائی اور وہ مٹھی کسی دعا کے ذریعہ سے نہیں بلکہ خود اپنی روحانی طاقت سے چلائی مگر اِس مُٹھی نے خدائی طاقت دکھلائی اور مخالف کی فوج پر ایسا خارق عادت اس کا اثر پڑا کہ کوئی ان میں سے ایسا نہ رہا کہ جس کی آنکھ پر اس کا اثر نہ پہنچا ہو۔ اور وہ سب اندھوں کی طرح ہو گئے اور ایسی سراسیمگی اور پریشانی ان میں پیدا ہو گئی کہ مدہوشوں کی طرح بھاگنا شروع کیا۔ اسی معجزہ کی طرف اللہ جل شانہ اس آیت میں اشارہ فرماتا ہے وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی یعنی جب تو نے اس مٹھی کو پھینکا وہ تو نے نہیں پھینکا بلکہ خدا تعالیٰ نے پھینکا یعنی درپردہ الٰہی طاقت کام کر گئی۔ انسانی طاقت کا یہ کام نہ تھا۔

اور ایسا ہی دوسرا معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جوشقّ القمر ہے، اسی الٰہی طاقت سے ظہور میں آیا تھا۔ کوئی دعا اس کے ساتھ شامل نہ تھی کیونکہ وہ صرف انگلی کے اشارہ سے جو الٰہی طاقت سے بھری ہوئی تھی وقوع میں آ گیا تھا اور اس قسم کے اور بھی بہت سے معجزات ہیں جو صرف ذاتی اقتدار کے طور پر آنحضرت صل ءاللہ علیہ وسلم نے دکھلائے جن کے ساتھ کوئی دعا نہ تھی۔ کئی دفعہ تھوڑے سے پانی کو جو صرف ایک پیالہ میں تھا اپنی انگلیوں کو اُس پانی کے اندر داخل کرنے سے اس قدر زیادہ کر دیا کہ تمام لشکر اور اونٹوں اور گھوڑوں نے وہ پانی پیا اور پھر بھی وہ پانی ویسا ہی اپنی مقدار پر موجود تھا اور کئی دفعہ دو چار روٹیوں پر ہاتھ رکھنے سے ہزارہا بھوکوں پیاسوں کا ان سے شکم سیر کر دیا اور بعض اوقات تھوڑے دودھ کو اپنے لبوں سے برکت دے کر ایک جماعت کا پیٹ اس سے بھر دیا اور بعض اوقات شور آب کنوئیں میں اپنا مُنہ کا لعاب ڈال کر اُس کو نہایت شیریں کر دیا۔ اور بعض اوقات سخت مجروحوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر ان کو اچھا کر دیا اور بعض اوقات آنکھوں کو جن کے ڈیلے لڑائی کے کسی صدمہ سے باہر جا پڑے تھے اپنے ہاتھ کی برکت سے پھر درست کر دیا۔ ایسا ہی اور بھی بہت سے کام اپنے ذاتی اقتدار سے کئے جن کے ساتھ ایک چُھپی ہوئی الٰہی طاقت مخلوط تھی۔“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 65 تا 67)

الغرض حضور اکرم ﷺ اس ارفع مقام تک اللہ تعالیٰ کا قرب پا گئے جس کے ورے کسی بندے کی تو دور کی بات ہے فرشتوں کی بھی رسائی ممکن نہیں تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس شعر کو نہایت پسندیدگی کے ساتھ اپنی کتاب ”سرمہ چشم آریہ“ میں درج فرمایا ہے کہ:

محمد عربیؐ بادشاہ ہر دو سرا
کرے ہے رُوحِ قُدس جس کے دور کی دَربانی
اُسے خدا تو نہیں کہہ سکوں پر کہتا ہوں
کہ اُس کے مرتبہ دانی میں ہے خُدا دانی

ان اشعار کو درج کرنے کے بعد حضور علیہ السلام لکھتے ہیں کہ:

”کیا ہی خوش نصیب وہ آدمی ہے جس نے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیشوائی کے لئے قبول کیا اور قرآن شریف کو رہنمائی کے لئے اختیار کر لیا۔ اَللّٰھم صلی علیٰ سیدنا و مولٰنا محمدٍ و اٰلہ و اصحابہ اجمعین۔ الحمد للہ الذی ھدیٰ قلبنا لحبّہ و لحبّ رسولہ و جمیع عبادہ المقرّبین۔“

(سرمہ چشم آریہ حاشیہ صفحہ 185)

☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**
Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202
Mob: 09849128919
09848209333
09849051866
09290657807

بسم اللّٰہِ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN
M/S ALLADIN BUILDERS
Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman
Contact : Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396
Emal: khalid@alladinbuilders.com
Please visit us at : www.alladinbuilders.com

وقف جدید اور احباب جماعت کی ذمہ داریاں

(مکرم سید فہیم احمد صاحب نیشنل صدر بھوٹان)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے احمدی عورتوں سے اپنے بچوں کو چندہ وقف جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ترغیب دینے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ:

’’اپنے بچوں کو وقف جدید میں اٹھنی ماہوار دینے کی طرف بھی توجہ دلائیں۔ بہتر یہی ہے کہ جو خرچ آپ انہیں دیں، انہیں اس طرف متوجہ کریں اور مائل کریں اور اس کیلئے تیار کریں کہ وہ اپنے جیب خرچ میں سے اٹھنی ماہوار وقف جدید کے چندہ میں دیا کریں...... اگر آپ اپنے بچوں کو اس قسم کی تربیت دے دیں گی تو ایک طرف تو جماعت کی ضرورتیں پوری ہوتی جائیں گی اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی مزید رحمتوں اور فضلوں اور برکتوں کی آپ وارث ہوں گی اور پھر اپنے بچوں کی دینی لحاظ سے بھی اچھی تربیت ہو جائے گی۔ یہ بچے اس دنیا میں آپ کیلئے ایک ایسی زمین اور ایسا آسمان پیدا کریں گے کہ جن میں آپ زندگی گزاریں گی تو آپ کہہ سکیں گی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا ہے کہ اگر تم چاہو تو ایسی زندگی گزار سکتی ہو کہ تمہارے قدم ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔ وہ جہنم کی طرف بڑھنے والے نہ ہوں۔

(الفضل ۱۱ فروری ۱۹۶۸ء)

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے احمدی ماؤں کو اپنے بچے وقف جدید کیلئے وقف کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

’’اگر آپ نے اس طرف توجہ نہ کی اور اپنے بچوں کو وقف جدید کے میدان میں زندگیاں وقف کرنے کی تحریک نہ کی تو یہ اہم اور ضروری تحریک ناکامی کا منہ دیکھے گی۔ خدا نہ کرے اللہ تعالیٰ نے آج تک ہمیں ناکامیوں کے منہ سے بچایا ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ اس موقع پر بھی ہمیں ناکامیوں سے بچائے گا لیکن پھر وہ کوئی اور مائیں ہوں گی جن کے گودوں کو پالے آئیں گے اور وقف جدید کو سنبھالیں گے اور آپ بہنیں اس سے محروم ہو جائیں گی۔ پس اس طرف لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو بھی اور ہر احمدی بہن کو بھی ذاتی طور پر توجہ دینی چاہئے۔

(الفضل ۱۱ فروری ۱۹۶۸ء)

پھر فرمایا: ’’اگر تمام احمدی بچے، جو آپ کی گودوں میں پلتے ہیں۔ تمام احمدی بچے جن کی تربیت کی ذمہ داری آپ پر ہے، اس طرف متوجہ ہوں۔ اگر آپ ان کی ذہنی تربیت اس رنگ میں کر دیں کہ وہ کم از کم اٹھنی ماہوار خدا کی راہ میں وقف جدید کے کاموں کیلئے خود جماعت کو پیش کر دیں تو میں سمجھتا ہوں کہ وقف جدید کا سارا بجٹ ان بچوں کے چندوں سے پورا ہو سکتا ہے لیکن اس طرف پوری توجہ کی ضرورت ہے اور بچوں کے ذہنوں میں اس کام کی اہمیت بٹھانے کی ضرورت ہے۔ اور بچوں کے ذہنوں میں آپ وقف جدید کی اہمیت بٹھا نہیں سکتیں جب تک خود آپ کے ذہن میں وقف جدید کی اہمیت نہ بیٹھی ہو‘‘۔

(الفضل ۱۱ فروری ۱۹۶۸ء)

حضورؒ نے ۷؍اکتوبر ۱۹۶۶ء کو خطبہ جمعہ میں دفتر اطفال کا اعلان فرمایا اور پندرہ سال تک کی عمر کے لڑکے اور لڑکیوں کو اس میں شامل ہونے کی ہدایت فرمائی۔ اس موقع پر آپ نے فرمایا:

’’میں آج احمدی بچوں (لڑکوں اور لڑکیوں) سے اپیل کرتا ہوں کہ اے خدا اور اُس کے رسول کے بچو! اُٹھو اور آگے بڑھو اور تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجہ میں وقف جدید کے کام میں جو رخنہ پڑ گیا ہے اُسے پر کر دو اور اُس کمزوری کو دور کر دو جو اس تحریک کے کام میں واقع ہوگئی ہے۔

کل سے میں اس مسئلہ پر سوچ رہا ہوں۔ میرا دل چاہا کہ جس طرح ہماری بہنیں بعض مساجد کی تعمیر کیلئے چندہ جمع کرتی ہیں اور سارا ثواب مردوں سے چھین کر اپنی جھولیوں میں بھر لیتی ہیں وہ اپنے باپوں اور اپنے بھائیوں اپنے خاوندوں اپنے دوسرے رشتہ داروں یا دوسرے احمدی بھائیوں کو اس بات سے محروم کر دیتی ہیں کہ اس مسجد کی تعمیر میں مالی قربانی کر کے ثواب حاصل کر سکیں۔ اسی طرح اگر خدا تعالیٰ بچوں کو توفیق دے تو جماعت احمدیہ کے بچے وقف جدید کا سارا بوجھ اٹھالیں‘‘۔ (الفضل ۱۳ اکتوبر ۱۹۶۶ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی ایک خواہش

حضورؒ نے اپنے ایک خطبہ میں ۴ نومبر ۱۹۶۶ء بمقام ربوہ وقف جدید سے متعلق اپنی ایک خواہش کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

’’ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ نئی نسلوں کو بھی قربانیوں کی ان راہوں پر چلنے کی عادت ڈالیں۔ اس لئے میں نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ وقف جدید کا مالی بوجھ اگر ہمارے بچے اور بچیاں جن کی عمر پندرہ سال سے کم ہے اُٹھالیں تو جماعت کے ارفع مقام کا بھی مظاہرہ ہوگا۔ جماعت کے بچے بھی اس قسم کی قربانیاں دیتے ہیں کہ اس پوری تحریک کا مالی بوجھ اُنہوں نے اُٹھا لیا ہے اور خود اُن کیلئے بھی ثواب کا موجب ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی رضاء کے حصول کیلئے جو کام اُنہوں نے آئندہ کرنے ہیں، اُس کیلئے تربیت کا موقع بھی ملے گا‘‘ (الفضل ۹ نومبر ۱۹۶۶ء)

حضورؒ نے وقف جدید کے گیارہویں سال کے آغاز پر اپنے روح پرور پیغام میں فرمایا:۔

’’میں نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا اور یہ اُمید ظاہر کی تھی کہ اگر ہمارے اطفال اور ناصرات اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور ان کے والدین اپنے بچوں کی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور ان کی برکت کے سامان پیدا کرنا چاہیں تو جو چھوٹے بچے ابھی نا سمجھ ہیں اُن کی طرف سے بھی وقف جدید کے چھ روپے دیں۔ تو اللہ تعالیٰ برکت ڈالے گا۔ جماعت کو چاہئے کہ وہ اس کی اہمیت کو بھی سمجھیں اور بچوں کو ابھی سے خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی عادت ڈالیں۔

(الفضل ۱۰ نومبر ۱۹۶۷ء)

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے احمدی بچوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

’’اے احمدیت کے عزیز بچو! اُٹھو اور اپنے ماں باپ کے پیچھے پڑ جاؤ اور اُن سے کہو کہ ہمیں مفت میں ثواب مل رہا ہے۔ آپ ہمیں اس سے کیوں محروم کر رہے ہیں۔ آپ ہمیں ایک اٹھنی ماہوار دیں کہ ہم اس فوج میں شامل ہو جائیں۔ جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور دلائل و براہین اور قربانی اور ایثار اور فدائیت اور صدق و صفا کے ذریعہ دین حق کو باقی تمام ادیان پر غالب کرے گی۔ تم اپنی زندگی میں ثواب لوٹتے رہے ہو۔ اور ہم بچے اس سے محروم رہے ہیں۔ آج ثواب حاصل کرنے کا ایک دروازہ ہمارے لئے کھولا گیا ہے۔ اس میں چند پیسے دو کہ ہم اس دروازے میں داخل ہو کر ثواب حاصل کریں اور خدا تعالیٰ کی فوج کے ننھے منے سپاہی بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا کرے۔‘‘

(الفضل ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۶ء)

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بارہا احمدی بچوں کی وقف جدید میں شمولیت کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا:

’’بچوں کے متعلق تو شروع سے ہی یہ تحریک بہت زور دے رہی ہے اور حضرت نے اس طرف بہت توجہ دلائی ہے کہ زیادہ سے زیادہ بچوں کو اس میں شامل کرنا چاہئے چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ تو خلافت کے اپنے تمام عرصہ میں وقف جدید کی تحریک سے متعلق بڑوں سے چندوں کے مقابل پر بچوں کے چندوں میں زیادہ دلچسپی لیا کرتے تھے اور جب میں اعداد و شمار پیش کرتا تھا تو پوچھا کرتے تھے کہ بچوں میں بتاؤ کتنا اضافہ ہوا۔

اس میں ایک حکمت یہ تھی اور بہت ہی بڑی حکمت ہے چندے سے زیادہ ہمیں اگلی نسل کے اخلاص میں دلچسپی ہونی چاہئے۔ اگر ہم بچوں کو شروع ہی سے خدا کی راہ میں مالی قربانی کا مزا ڈال دیں اور اس کا چسکا ان کو پڑ جائے تو آئندہ ساری زندگی یہ بات اُن کی تربیت کے دوسرے معاملات پر اثر انداز رہے گی۔ اور جس کو مالی قربانی کی عادت ہو، اس کی روحانی زندگی کی ضمانت کا بہت ہی اہم ذریعہ ہے۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث مجھے ہمیشہ بچوں کے متعلق زیادہ تاکید کیا کرتے تھے اور سوال بھی یہی ہوا کرتا تھا کہ بتاؤ بچوں میں کتنوں نے حصہ لیا۔

اس لئے میں نے بھی ہمیشہ یہی زور دیا ہے کہ زیادہ تعداد میں احمدی شامل ہوں اور خصوصیت سے بچے۔‘‘ (از خطبہ جمعہ۔ ۴ جنوری ۱۹۹۱ء)

اسی طرح مزید فرمایا:

’’بہت سی مائیں اپنے بچوں کی طرف سے چندے دیتی ہیں اور بچوں کو پتہ بھی نہیں چلتا اور دفتر اطفال کے قیام کیلئے یہ غرض بہت حد تک پیش نظر تھی کہ بچوں کو علم ہو کہ وہ بھی چندہ دے رہے ہیں اور ان کے ہاتھوں سے چندے نکلیں اور ان کو چندوں کا شوق پیدا ہو اور بچپن کے چندوں کی یادیں آئندہ کیلئے ان کے چندے دینے کی ضمانت بن جائیں یا ممد ثابت ہوں۔

میں نے اس سلسلہ میں اپنی بچی سے سوال کیا (یعنی وہ بچیاں جو شادی شدہ ہیں ان سے سوال کیا) تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم چندے دے رہی ہیں۔ سب بچیوں کی طرف سے لیکن جب پوچھا گیا کہ ان کو علم ہے......؟ تو پتہ لگا کہ نہیں۔ یہ غلطی ہے۔ ہماری والدہ تو ہمیں بتا کر بلکہ پیسے دیکر پھر واپس لیا کرتی تھیں یہ سمجھا کر کہ تم چندے دے رہے ہو۔ میں نہیں دے رہی۔ تو اس کا بڑا گہرا نقش دل پر ثبت رہا اور ہمیشہ رہے گا۔ اس لئے اطفال کے تحریک کے سلسلہ میں تمام دنیا کی جماعتوں کو متوجہ کرتا ہوں کہ بچوں کے دفاتر اپنے ہاں قائم کریں۔

آئندہ سے جو ماں باپ بچوں کی طرف سے چندہ دیں ان کو بتا کر دکھا کر دیں بلکہ ان کو دے کر پھر واپس لیں اور کہیں یہ چندہ تمہاری طرف سے ہے۔

(خطبہ جمعہ یکم فروری ۱۹۹۳ء)

آخر میں دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی بچے کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ اپنے والدین اور بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خلفاء کرام کے خواہشات، ارشادات اور فرمودات کے مطابق وقف جدید جیسی بابرکت تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور اُسے کامیاب بنانے میں اپنا کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین) ☆☆☆

AEM
M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

بدر ۲۰۰۹ء کے شمارہ جات میں شائع کردہ

خطبات جمعہ اور مضامین کی فہرست

(مرتبہ: محمد ابراہیم سرور قادیان)

نمبر شمار	مضمون	مضمون نگار	شمارہ نمبر
۱	رپورٹ دورہ حضور انور بھارت ۲۰۰۸ء	مکرم عبدالماجد صاحب طاہر لندن	۱
۲	نیا سال اور ہماری ذمہ داریاں (اداریہ)	منیر احمد خادم	//
۳	مسجد احمدیہ خدیجہ کا افتتاح	خطبہ جمعہ حضرت امیر المؤمنین فرمودہ ۱۷ راکتوبر ۲۰۰۸ء	//
۴	مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کی برکات	مکرم عبدالرحمٰن صاحب فیاض کاٹھپورہ کشمیر	//
۵	ممبئی سانحہ کا المیہ (حالات حاضرہ)	اداریہ	//
۶	رپورٹ دورہ حضرت امیر المؤمنین جرمنی ۲۰۰۸ء	مکرم عبدالماجد صاحب طاہر لندن	۲
۷	رپورٹ دورہ حضرت امیر المؤمنین بھارت ۲۰۰۸ء	مکرم عبدالماجد صاحب طاہر لندن	//
۸	غیر ریاستی عوامل اور اسلامی تعلیم ۔۱ (اداریہ)	منیر احمد خادم	//
۹	فرانس، جرمنی میں مساجد کا افتتاح اور جلسہ سالانہ ہالینڈ	خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ ۲۹ اکتوبر ۲۰۰۸ء	//
۱۰	حج بیت اللہ کا مبارک سفر	مکرم حاجی رحمت اللہ صاحب ملک ۔ بھدرواہ کشمیر	//
۱۱	پاکستان کی بدترین حکومت	مکرم صدیق اشرف علی صاحب موگرال	//
۱۲	رپورٹ دورہ حضرت امیر المؤمنین جرمنی ۲۰۰۸ء	مکرم عبدالماجد صاحب طاہر لندن	//
۱۳	رپورٹ دورہ حضرت امیر المؤمنین بھارت ۲۰۰۸ء	مکرم عبدالماجد صاحب طاہر لندن	۳
۱۴	غیر ریاستی عوامل اور اسلامی تعلیم ۔۲ (اداریہ)	منیر احمد خادم	//
۱۵	موجودہ معاشی بحران کے اسباب کا عارفانہ تجزیہ	خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ ۱۳ راکتوبر ۲۰۰۸ء	//
۱۶	حضرت منشی کرم علی صاحب کاتبؓ کا ایمان افروز تذکرہ	مکرمہ ثریا غازی صاحبہ لندن	//
۱۷	بدر ۲۰۰۷ء میں شائع ہونے والے مضامین کی فہرست	محمد ابراہیم سرور	//
۱۸	ممبئی سانحہ کا اثر جلسہ سالانہ قادیان پر	(منقولات)	//
۱۹	بعثت مسیح موعودؑ ۔ انقلاب عظیم کا وقت	ارشادات حضرت مسیح موعودؑ، آئینہ کمالات اسلام سے ماخوذ	//
۲۰	تحریک جدید کے ۷۵ ویں سال کا آغاز	خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ ۷ نومبر ۲۰۰۸ء	۴
۲۱	نظام وصیت ۔ ایک بابرکت نظام	مکرم شوکت علی صاحب مبلغ سلسلہ	//
۲۲	کیا بائیبل کی پیش کردہ موجودہ تعلیمات پُر امن ہیں؟	مکرم مجاہد احمد صاحب شاستری قادیان	//
۲۳	رپورٹ دورہ حضرت امیر المؤمنین جرمنی ۲۰۰۸ء	مکرم عبدالماجد صاحب طاہر لندن	//
۲۴	حضور انور کا برطانوی ممبران پارلیمنٹ سے خطاب	بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن	۵
۲۵	صفت ''الوھاب'' اور تربیت اولاد	خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ ۱۴ نومبر ۲۰۰۸ء	//
۲۶	آنحضرت ﷺ کی ارفع شان غیر مسلم دانشوروں کی نظر میں	مکرم مجاہد احمد صاحب شاستری قادیان	//
۲۷	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نوٹ بک سے چند باتیں	مکرمہ امۃ السلام طاہرہ صاحبہ بنگلور	//
۲۸	حضرت امیر المؤمنین کے اعزاز میں برطانیہ پارلیمنٹ میں منعقد تقریب میں مختلف وزراء کے خطاب	بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن	//
۲۹	متن پیشگوئی مصلح موعود	از اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء	۶۔۷
۳۰	عاشق رسول سیدنا حضرت مسیح موعودؑ (اداریہ)	قریشی محمد فضل اللہ	//
۳۱	خلفاء کی سچے دل سے اطاعت کرو	خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فرمودہ ۲۹ جون ۱۹۱۸ء	//
۳۲	ہدایت کے بعد استقامت ضروری ہے۔ دورہ بھارت سے قبل احباب کو دُعاؤں کی تحریک	خطبہ جمعہ حضرت امیر المؤمنین فرمودہ ۲۱ نومبر ۲۰۰۸ء	//
۳۳	پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر ۔ حقیقت اور صداقت	موادِ مضامین صد سالہ خلافت جوبلی سے ماخوذ	//
۳۴	سیرت حضرت مصلح موعودؓ کے چند حسین پہلو	مکرم عبدالمومن صاحب راشد قادیان	//
۳۵	احترام خلافت اور حضرت مصلح موعودؓ	مکرم محمد کلیم خان صاحب مبلغ سلسلہ بنگلور	//
۳۶	حضرت مصلح موعودؓ اور یتامیٰ کی کفایت	مکرم سید حافظ غلام رسول نیاز، مبلغ سلسلہ آندھرا	//
۳۷	سیدنا محمودؓ کے روشن فرامین میں سے	مکرم سید قیام الدین برق، مبلغ سلسلہ راجستھان	//
۳۸	حضرت مصلح موعودؓ کی آخری تحریک وقف جدید	مکرم دلاور خان صاحب قادیان	//
۳۹	اسرائیل و فلسطین جنگ کا المیہ	مکرم محمد یوسف انور قادیان	//
۴۰	فضائل محمدی صلی اللہ علیہ وسلم (صفحہ اول)	ادارہ	۸۔۹
۴۱	قیام امن کیلئے عالمی منشور (اداریہ)	قریشی محمد فضل اللہ	//
۴۲	آنحضرتؐ کی ارفع شان کا تذکرہ حضرت مسیح موعود کے مبارک الفاظ میں	ادارہ	//
۴۳	آنحضرتؐ کی ارفع شان کے متعلق خلفاء احمدیت کے ارشادات	اداریہ	//
۴۴	کیرلہ (بھارت) کے احمدی احباب کے اخلاص و وفا کا تذکرہ	خطبہ جمعہ حضرت امیر المؤمنین فرمودہ ۲۸ نومبر ۲۰۰۸ء	//
۴۵	آنحضرت ﷺ اور عشق الٰہی	مکرم عبدالمومن صاحب راشد قادیان	//
۴۶	قیام عدل و انصاف اور آنحضرت ﷺ کا بے نظیر نمونہ	مکرم محمد یوسف انور صاحب قادیان	//
۴۷	عشق رسول ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام	مکرم سید مبشر احمد صاحب عامل قادیان	
۴۸	رحمۃ للعالمین ﷺ اور دشمنوں سے حسن سلوک	محمد ابراہیم سرور قادیان	//
۴۹	آنحضرت ﷺ کا عورتوں سے حسن سلوک	مکرم مبشر احمد صاحب خادم قادیان	//
۵۰	رپورٹ دورہ حضور انور بھارت ۲۰۰۸ء	مکرم عبدالماجد صاحب طاہر لندن	۱۰
۵۱	آسمان کے نیچے بدترین مخلوق (اداریہ)	منیر احمد خادم	//
۵۲	ابتلاؤں سے بچنے کی دُعائیں پڑھنے کی تاکید (جلسہ سالانہ قادیان کے حوالہ سے)	خطبہ جمعہ حضرت امیر المؤمنین ۵ دسمبر ۲۰۰۸ء	//
۵۳	سامان عبرت	منقولات	//
۵۴	مولوی شعیب اللہ مفتاحی کے جھوٹ کا پردہ فاش	مکرم عظمت اللہ صاحب قریشی بنگلور	//
۵۵	جامعہ احمدیہ سری لنکا کا تعارف	مکرم اے.جی مشتاق احمد صاحب سری لنکا	//
۵۶	بعثت حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق قرآن اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیاں (صفحہ اول)	ادارہ	۱۱
۵۷	سلطان القلم کے روحانی مائدہ سے استفادہ کیجئے! (اداریہ)	محمد ابراہیم سرور	//
۵۸	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی آپؑ کی تحریرات کی روشنی میں	ادارہ	//
۵۹	التواء جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۸ء کے بعد دورہ ہندوستان کی روداد	خطبہ جمعہ حضرت امیر المؤمنین فرمودہ ۱۲ دسمبر ۲۰۰۸ء	//
۶۰	قومی یکجہتی کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیمات اور نمونہ	مکرم مولانا محمد عمر صاحب قادیان	//
۶۱	جہاد کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات	قریشی محمد فضل اللہ	//
۶۲	سیرت حضرت مسیح موعود، دوستوں کی دلداری کے آئینہ میں	مکرم محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ بنگلور	//
۶۳	رپورٹ دورہ حضور انور بھارت ۲۰۰۸ء	مکرم عبدالماجد صاحب طاہر لندن	۱۲
۶۴	اخلاق تو اخلاق سے ہی سکھائے جا سکتے ہیں! (اداریہ)	منیر احمد خادم	//
۶۵	خدا تعالیٰ کی صفت ''شفا'' کا بصیرت افروز بیان	خطبہ جمعہ حضرت امیر المؤمنین فرمودہ ۱۹ دسمبر ۲۰۰۸ء	//
۶۶	نشے کی حالت میں طلاق کے متعلق فتویٰ	منقولات	//
۶۷	سیرت حضرت مسیح موعودؑ اسلامی خدمات کے آئینہ میں (تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۷)	مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ قادیان	//
۶۸	رپورٹ دورہ حضور انور بھارت ۲۰۰۸ء	مکرم عبدالماجد صاحب طاہر لندن	۱۳
۶۹	ترجمۃ القرآن مراسلاتی کورس (اداریہ)	منیر احمد خادم	//
۷۰	خدا تعالیٰ کی صفت 'شفا' کا بصیرت افروز بیان	خطبہ جمعہ حضرت امیر المؤمنین فرمودہ ۲۶ دسمبر ۲۰۰۸ء	//
۷۱	توحید الٰہی اور مذاہب عالم (تقریر جلسہ سالانہ ۲۰۰۷)	مکرم مولانا محمد عمر صاحب قادیان	//

۷۲	ہائی بلڈ پریشر وجوہات وعلاج	مکرم ڈاکٹر عبدالماجد صاحب قادیان	//
۷۳	بیوی سے حسن سلوک (صفحہ اول)	ادارہ	۱۴
۷۴	پاکستان میں اللہ کے گھر بھی محفوظ نہیں (اداریہ)	قریشی محمد فضل اللہ	//
۷۵	درود شریف کی اہمیت اور برکات	خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ ۲ جنوری ۲۰۰۹ء	//
۷۶	جمیعۃ العلماء کرناٹک کا دہشت گردی مخالف جلسہ	مکرم قریشی محمد عظمت اللہ صاحب بنگلور	//
۷۷	الحمراء سے جبل الطارق تک (سیروانی الدین)	مکرمہ نبیلہ رفیق صاحبہ ناروے	//
۷۸	دورہ حضور انور جرمنی ۲۰۰۸ء	مکرم عبدالماجد صاحب طاہر لندن	۱۵
۷۹	وقف جدید کے ۵۲ ویں سال کا اعلان	خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ ۹ جنوری ۲۰۰۹ء	//
۸۰	حضور انور کے دورہ بھارت کے متعلق کیرلہ کے اخبارات	منقولات	//
۸۱	جلسہ سالانہ کی اہمیت اور برکات (صفحہ اول)	ادارہ	۱۶
۸۲	جلسہ سالانہ قادیان کا ایک نیا تجربہ (اداریہ)	منیر احمد خادم	//
۸۳	خدا تعالیٰ کی صفت 'کافی' کی پر معارف تشریح	خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ ۱۶ جنوری ۲۰۰۹ء	//
۸۴	نوبل انعام یافتہ پاکستانی سائنسدان۔ڈاکٹر عبدالسلام	منقولات	//
۸۵	رپورٹ دورہ حضور انور جرمنی ۲۰۰۸ء	مکرم عبدالماجد صاحب طاہر لندن	//
۸۶	کسی کی دل آزاری اور تحقیر سخت گناہ ہے (صفحہ اول)	ادارہ	۱۷
۸۷	صفت' کافی'' کے حوالہ سے حضرت مسیح موعودؑ کی حفاظت کا وعدہ	خطبہ جمعہ حضرت امیر المؤمنین فرمودہ ۳۰ جنوری ۲۰۰۹ء	//
۸۸	رپورٹ دورہ حضور انور جرمنی ۲۰۰۸ء	مکرم عبدالماجد صاحب طاہر لندن	//
۸۹	۲۰۰۸ء کے پاکستانی اخبارات میں جماعت احمدیہ کے خلاف خبروں پر ایک نظر	پریس سیکشن ربوہ	//
۹۰	تحریک جدید اور وقف جدید۔جماعتی ترقی کے دو عظیم سنگ میل (اداریہ)	منیر احمد خادم	۱۸
۹۱	خدا تعالیٰ کی صفت 'الہادی' کی پر معارف تشریح	خطبہ جمعہ حضرت امیر المؤمنین فرمودہ ۶ فروری ۲۰۰۹ء	//
۹۲	رپورٹ دورہ حضور انور جرمنی ۲۰۰۸ء	مکرم عبدالماجد صاحب طاہر لندن	//
۹۳	خود ساختہ 'مسیحا' مودود احمد خان گرفتار	منقولات	//
۹۴	۲۰۰۸ء کے پاکستانی اخبارات میں جماعت احمدیہ کے خلاف خبروں پر ایک نظر (قسط:۲)	پریس سیکشن ربوہ	//
۹۵	کون میری جماعت میں ہے اور کون نہیں ؟ (صفحہ اول)	کشتی نوح سے اقتباس	۱۹
۹۶	۲۰۰۸ء کے پاکستانی اخبارات میں جماعت احمدیہ کے خلاف خبروں پر ایک نظر (قسط:۳)	پریس سیکشن ربوہ	//
۹۷	اھدنا الصراط المستقیم کے حوالہ سے حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین فرمودہ ۱۳ فروری ۲۰۰۹ء	//
۹۸	رپورٹ دورہ حضور انور فرانس ۲۰۰۸ء	مکرم عبدالماجد صاحب طاہر لندن	//
۹۹	قرآن مجید اور سائنس	مکرم صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان	//
۱۰۰	والدین سے حسن سلوک۔(صفحہ اول)	ادارہ	۲۰
۱۰۱	وقف عارضی کی بابرکت تحریک میں حصہ لیں (اداریہ)	قریشی محمد فضل اللہ	//
۱۰۲	حضرت مصلح موعودؓ کی خدمات اسلام پر خراج تحسین	خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ ۲۰ فروری ۲۰۰۹ء	//
۱۰۳	رپورٹ دورہ حضور انور فرانس ۲۰۰۸ء	مکرم عبدالماجد صاحب طاہر لندن	//
۱۰۴	منہ کی بدبو وجوہات اور علاج	مکرم ڈاکٹر عبدالماجد صاحب قادیان	//
۱۰۵	خلافت کی اہمیت اور برکات (صفحہ اول)	ادارہ	۲۱۔۲۲
۱۰۶	دُعاؤں کی بہت ضرورت ہے (اداریہ)	منیر احمد خادم	//
۱۰۷	خلافت کے متعلق خلفاء احمدیت کے ارشادات	ادارہ	//
۱۰۸	آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں خدا تعالیٰ کی صفت الہادی کا ظہور	خطبہ جمعہ حضرت امیرالمومنین فرمودہ ۲۷ فروری ۲۰۰۹ء	//
۱۰۹	نظام خلافت اور نظام وصیت	مکرم مولانا محمد عمر صاحب قادیان	//
۱۱۰	خلافت حقہ اسلامیہ اور مسلمان	مکرم خورشید احمد صاحب پربھاکر قادیان	//
۱۱۱	خلافت احمدیہ کے خلاف غیر مبائعین کی سازشیں	مکرم محمد کلیم خان صاحب مبلغ سلسلہ بنگلور	//
۱۱۲	عالی مرتبہ خلافت......	مکرم حضرت صاحب منڈ اسگر، کرناٹک	//
۱۱۳	خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی اور جماعت احمدیہ ہندوستان	مکرم صغیر احمد صاحب طاہر قادیان	//
۱۱۴	حضرت امیر المؤمنین کے دورہ ہند ۲۰۰۸ء کے شیریں ثمرات	مکرم مبشر احمد صاحب خادم قادیان	//
۱۱۵	خلفاء احمدیت کی جانب سے عالم اسلام کو چیلنج	مکرم صدیق اشرف علی صاحب موگرال	//
۱۱۶	خلافت احمدیہ اور ہماری ذمہ داریاں	مکرم سید آفتاب عالم صاحب جمشید پور	//
۱۱۷	حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس کے دورہ بھارت کے متعلق صوبہ کیرلہ کے احباب جماعت کے تاثرات	ادارہ	//
۱۱۸	قادیان دارالامان میں صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی جلسہ	مکرم عبدالرشید صاحب آرکیٹکٹ لندن	//
۱۱۹	رپورٹ جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۸ء (منعقدہ مئی ۲۰۰۹ء)	مکرم مقصود احمد صاحب بھٹی مبلغ سلسلہ، محمد ابراہیم سرور	۲۳۔۲۴
۱۲۰	صدق کے نمونے دکھانے کی ضرورت	خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ ۶ مارچ ۲۰۰۹ء	//
۱۲۱	مخالفین احمدیت کا انجام اور تائیدات الٰہیہ	مکرم محمد یوسف صاحب انور قادیان	//
۱۲۲	سوائن فلو اور اس سے بچنے کے طریق	مکرم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب لندن	//
۱۲۳	رپورٹ دورہ حضور انور فرانس ۲۰۰۸ء	مکرم عبدالماجد صاحب طاہر لندن	//
۱۲۴	جماعت احمدیہ برطانیہ کی طرف سے منعقدہ امن کانفرنس کی رپورٹ	مکرمہ حامدہ سنوری صاحبہ لندن	//
۱۲۵	امن کانفرنس لندن میں حضرت امیر المومنین کا خطاب	الفضل انٹرنیشنل لندن سے ماخوذ	۲۵
۱۲۶	خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی جلسہ سالانہ پر افضال الٰہیہ کا نزول (اداریہ)	منیر احمد خادم	//
۱۲۷	سیرت آنحضرت ﷺ کے مختلف پہلوؤں کا ذکر	خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ ۱۳ مارچ ۲۰۰۹ء	//
۱۲۸	خلافت خامسہ کے دور میں الٰہی تائیدات کا نزول (تقریر جلسہ سالانہ ۲۰۰۸ء)	مکرم دوست محمد صاحب شاہد قادیان	ء
۱۲۹	رپورٹ دورہ حضور انور فرانس ۲۰۰۸ء	مکرم عبدالماجد صاحب طاہر لندن	//
۱۳۰	قرآن کریم کے افضال وبرکات (صفحہ اول)	ادارہ	۲۶
۱۳۱	مخالفت ہی ہماری ترقی کا ذریعہ	خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ ۲۰ مارچ ۲۰۰۹ء	//
۱۳۲	حفاظت قرآن کریم (قسط اول)	مکرم طارق حیات صاحب ربوہ	//
۱۳۳	سورہ بنی اسرائیل اور سورہ مریم کا ربط	مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب ربوہ	//
۱۳۴	حقائق و معارف قرآن......	مکرم سید قیام الدین صاحب برق، مبلغ سلسلہ	//
۱۳۵	قرآن میں بیان کردہ پیشگوئیاں	مکرم مبارک احمد شاد، معلم سلسلہ شملہ	//
۱۳۶	جماعت احمدیہ کی خدمت قرآن پر ملاؤں کا واویلہ	مکرم محمد عظمت اللہ صاحب قریشی بنگلور	//
۱۳۷	جلسہ سالانہ ہالینڈ سے حضور انور کا اختتامی خطاب	مکرم عبدالماجد صاحب طاہر لندن	//
۱۳۸	گھانا کی ایک زبان اسانٹی چوئی میں قرآن کریم کا ترجمہ	الفضل انٹرنیشنل سے ماخوذ	//
۱۳۹	توفّی سے مراد قبض روح ہی ہے (صفحہ اول)	ازالہ اوہام سے ماخوذ	۲۷
۱۴۰	توہین کلمہ کی سزا......۱ (اداریہ)	منیر احمد خادم	//
۱۴۱	پردہ پوشی کی ضرورت اور اہمیت	خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ ۲۷ مارچ ۲۰۰۹ء	//
۱۴۲	خلافت خامسہ کے دور میں خدائی تائیدات۔قسط دوئم	مکرم سلطان احمد صاحب ظفر قادیان	//
۔	حفاظت قرآن کریم (قسط دوئم)	مکرم طارق حیات صاحب ربوہ	//
۱۴۴	جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر احباب جماعت کے خیر سگالی کے پیغامات	ادارہ	//
۱۴۵	آئینہ پاکستان۔(اخبارات کے آئینہ میں)	حضرت مولانا دوست محمد صاحب شاہد ربوہ	//
۱۴۶	صبر و شکر کے متعلق ارشادات مسیح موعودؑ	کشتی نوح صفحہ ۲۳ سے ماخوذ	۲۸
۱۴۷	توہین کلمہ کی سزا۔2 (اداریہ)	منیر احمد خادم	//

۱۴۸	اللہ تعالیٰ کی صفت ’’ستار‘‘ کا تذکرہ	خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ ۳ اپریل ۲۰۰۹ء	//
۱۴۹	صداقت مسیح موعود علیہ السلام ’غلبہ اسلام کے آئینہ میں‘	مکرم محمد یوسف صاحب انور قادیان	//
۱۵۰	ہیلتھ انشورنس کے متعلق دار الافتاء کی وضاحت	مکرم مبشر احمد صاحب کاہلون مفتی سلسلہ ربوہ	//
۱۵۱	رپورٹ دورہ حضور انور فرانس ۲۰۰۸	مکرم عبد الماجد صاحب طاہر لندن	//
۱۵۲	اشاعت دین کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جذبہ	آئینہ کمالات اسلام سے ماخوذ	۲۹
۱۵۳	حکومت پنجاب کا قابل تعریف فیصلہ۔۱ (اداریہ)	منیر احمد خادم	//
۱۵۴	سچی فراست رجوع الی اللہ کے بغیر ممکن نہیں	خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ ۱۰ اپریل ۲۰۰۹ء	//
۱۵۵	حضرت شہزادہ عبد اللطیف صاحب شہیدؓ کا واقعہ شہادت	مکرم مظہر احمد صاحب وسیم قادیان	//
۱۵۶	رپورٹ دورہ حضور انور جرمنی ۲۰۰۸ء	مکرم عبد الماجد صاحب طاہر لندن	//
۱۵۷	تحریک جدید اور ماہ رمضان میں چار مشابہتیں	مکرم وکیل المال تحریک جدید قادیان	//
۱۵۸	انفاق فی سبیل اللہ کی برکات (صفحہ اول)	ادارہ	//
۱۵۹	حکومت پنجاب کا قابل تعریف فیصلہ۔۲ (اداریہ)	منیر احمد خادم	//
۱۶۰	خدا تعالیٰ کی صفت ’اللطیف‘ کی پُر معارف تشریح	خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ ۱۷ اپریل ۲۰۰۹ء	//
۱۶۱	رخصتی کے موقع پر بچیوں کو نصائح	مکرم نصیر احمد صاحب قمر لندن	//
۱۶۲	رپورٹ دورہ حضور انور جرمنی ۲۰۰۸ء	مکرم عبد الماجد صاحب طاہر لندن	//
۱۶۳	جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۹ء میں حضرت امیر المومنین کے افتتاحی خطاب کا خلاصہ	ادارہ	۳۱
۱۶۴	قرآن کریم سیکھنے اور سکھانے کی ضرورت (اداریہ)	قریشی محمد فضل اللہ	//
۱۶۵	نفع رساں وجود بننے کیلئے اہم نصائح	خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ ۲۴ اپریل ۲۰۰۹ء	//
۱۶۶	وطن کی محبت ایمان میں سے ہے	مکرم سہیل احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ	//
۱۶۷	برطانیہ میں جماعت احمدیہ کی متعدد مساجد کا افتتاح	مکرم عبد الماجد صاحب طاہر لندن	//
۱۶۸	زکوٰۃ۔ایک اہم فریضہ	مکرم ناظر صاحب بیت المال آمد قادیان	//
۱۶۹	قوم میں تنظیموں کی ضرورت	مکرم عبد المومن صاحب راشد قادیان	//
۱۷۰	خلاصہ اختتامی خطاب حضور انور برموقع جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۹ء	ادارہ	۳۲
۱۷۱	جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۹ء اور افضال الٰہیہ (اداریہ)	قریشی محمد فضل اللہ	//
۱۷۲	خدا تعالیٰ کی صفت ’النافع‘ کی تشریح	خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ یکم مئی ۲۰۰۹ء	//
۱۷۳	قرآن کریم حفظ کرنے کے چند طریق	مکرم شیخ مجاہد احمد صاحب شاستری	//
۱۷۴	گوگل ڈاٹ کم کی کہانی	روزنامہ الفضل ربوہ سے ماخوذ	//
	رپورٹ دورہ حضور انور جرمنی و بیلجیم ۲۰۰۸	مکرم عبد الماجد صاحب طاہر لندن	//
۱۷۶	رمضان المبارک کی فضیلت اور برکات (صفحہ اول)	ادارہ	۳۳
۱۷۷	رمضان المبارک کی آمد و ہمارا فرض (اداریہ)	قریشی محمد فضل اللہ	//
۱۷۸	خدا تعالیٰ کی صفت ’الواسع‘ کی پر معارف تشریح	خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ ۸ مئی ۲۰۰۹ء	//
۱۷۹	ماہ رمضان کے روزوں کی اہمیت اور برکات	فقہ احمدیہ سے ماخوذ	//
۱۸۰	جلسہ سالانہ برطانیہ میں دوران سال کے افضال الٰہیہ کا تذکرہ (خلاصہ خطاب حضور انور)	ادارہ	۳۴
۱۸۱	یتامیٰ اور اہل و عیال کے حقوق کے متعلق اہم نصائح	خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ ۱۵ مئی ۲۰۰۹ء	//
۱۸۲	روزے کے متعلق زریں معلومات	فقہ احمدیہ سے ماخوذ	//
۱۸۳	حضور انور کے اعزاز میں برطانیہ کی پارلیمنٹ میں منعقدہ تقریب میں مختلف حکام کے خطابات	الفضل انٹرنیشنل سے ماخوذ	//
۱۸۴	دُعا کی اہمیت اور ضرورت (صفحہ اول)	ادارہ	//
۱۸۵	ہم جنس پرستی حرام اور غیر فطری فعل ہے (اداریہ)	منیر احمد خادم	۳۵
۱۸۶	صحبت صادقین اور کتب حضرت مسیح موعودؑ کے مطالعہ کی خصوصی تاکید	خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ ۲۲ مئی ۲۰۰۹ء	//
۱۸۷	فدیۃ الصیام کی ضرورت کے متعلق ضروری معلومات	فقہ احمدیہ سے ماخوذ	//
۱۸۸	سوائن فلو اور اس سے بچنے کے طریق	مکرم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب لندن	//
۱۸۹	جلسہ سالانہ جرمنی میں حضور انور کے خطابات کے خلاصے	ادارہ	//
۱۹۰	اِسلام کے ثمرات (صفحہ اوّل)	ادارہ	۳۶
۱۹۱	قرارداد تعزیت بروفات حضرت مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت	ادارہ	//
۱۹۲	ہم جنس پرستی حرام اور غیر فطری فعل، ۲ (اداریہ)	منیر احمد خادم	//
۱۹۳	آیت لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا کی تشریح	خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ ۲۹ مئی ۲۰۰۹ء	//
۱۹۴	اعتکاف اور لیلۃ القدر کی برکات	فقہ احمدیہ سے ماخوذ	//
۱۹۵	بکھرے موتی	مکرم خورشید احمد صاحب پربھاکر درویش قادیان	//
۱۹۶	لیلۃ القدر کی فضیلت اور برکات (صفحہ اول)	ادارہ	۳۷
۱۹۷	ہم جنس پرستی حرام اور غیر فطری فعل ہے۔۳ (اداریہ)	منیر احمد خادم	//
۱۹۸	آیت الکرسی کے حوالہ سے مختلف مضامین کی وضاحت	خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ ۵ جون ۲۰۰۹ء	//
۱۹۹	سید الشہور۔رمضان مبارک	مکرم سید قیام الدین صاحب برق مبلغ سلسلہ راجستھان	//
۲۰۰	جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۹ء کے متعلق میرے تاثرات	مکرم محمد یوسف صاحب انور قادیان	//
۲۰۱	سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	مکرم منظور احمد صاحب حیدر آباد	//
۲۰۲	جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۹ء میں حکام کے خطابات	مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ لندن	۳۸
۲۰۳	عید کی حقیقی خوشی (اداریہ)	محمد ابراہیم سرور	//
۲۰۴	خدا تعالیٰ کی صفت ’’الرافع‘‘ کی بصیرت افروز تشریح	خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ ۱۹ جون ۲۰۰۹ء	//
۲۰۵	خلافت احمدیہ کے ذریعہ توحید کا قیام (تقریر جلسہ سالانہ ۲۰۰۸)	مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان	//
۲۰۶	شکر خداوندی کی برکات (صفحہ اول)	ادارہ	۳۹
۲۰۷	ہم جنس پرستی حرام اور غیر فطری فعل۔۴ (اداریہ)	منیر احمد خادم	//
۲۰۸	علم بغیر عبادات کے فضول ہے (حضرت صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ بنت حضرت مصلح موعودؓ کی وفات پر ذکر خیر)	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین فرمودہ ۲۶ جون ۲۰۰۹ء	//
۲۰۹	محترم سردار محمود احمد صاحب عارف درویش مرحوم کا ذکر خیر	مکرم نصیر احمد صاحب عارف قادیان	//
۲۱۰	حضرت مولانا دوست محمد صاحب شاہد مرحوم کی یاد میں	سید فہیم احمد صاحب نیشنل صدر بھوٹان	//
۲۱۱	جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۹ء کی روئیداد	مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ۔لندن	۴۰
۲۱۲	خلاصہ خطبہ عید الفطر حضرت امیر المومنین	ادارہ	//
۲۱۳	کتب حضرت مسیح موعودؑ کو پڑھنے کی خصوصی تاکید	خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ ۳ جولائی ۲۰۰۹ء	//
۲۱۴	مبلغین اور معلمین کرام کی خدمت میں چند گزارشات	مکرم خورشید احمد صاحب انور قادیان	//
۲۱۵	قادیان میں رمضان المبارک و عید الفطر	ادارہ	//
۲۱۶	جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۹ء (عالمی بیعت)	مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ لندن	//
۲۱۷	اہالیان قادیان کی ذمہ داریاں (حاصل مطالعہ)	مکرمہ امۃ السلام صاحبہ طاہرہ۔بنگلور	//
۲۱۸	صبر کی ضرورت و برکات (صفحہ اول)	ادارہ	//
۲۱۹	رپورٹ جلسہ سالانہ برطانیہ	مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ، لندن	//
۲۲۰	مہمان نوازی کے متعلق اہم نصائح	خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ ۱۷ جولائی ۲۰۰۹ء	//
۲۲۱	خوش آمدید! جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۹ء	مکرم مولانا محمد عمر صاحب قادیان	//
۲۲۲	گردہ کی پتھری اور اس کا علاج	الفضل انٹرنیشنل سے ماخوذ	//
۲۲۳	پاکستان میں کلمہ توحید کی بے حرمتی	مکرم محمد یوسف صاحب انور قادیان	//
۲۲۴	پاکستان نے جو پایا اُس کو بھی کھودیا (یعنی ڈاکٹر عبد السلام)	منقولات	۴۲

۲۲۵	قرارداد تعزیت بروفات حضرت مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت	منجانب مجلس انصاراللہ بھارت	//
۲۲۶	رپورٹ دورہ حضور انور بیلجیم ۲۰۰۹ء	مکرم مبارک احمد صاحب ظفر لندن	//
۲۲۷	چندریان۔ا کی انقلابی دریافت	منقولات	//
۲۲۸	پیغام حضور انور برموقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت ۲۰۰۹	ادارہ	۴۳
۲۲۹	جلسہ سالانہ کے اغراض ومقاصد (اداریہ)	محمد ابراہیم سرور	//
۲۳۰	مہمانانِ جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۹ء کو نصائح	خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ ۲۴ جولائی ۲۰۰۹ء	//
۲۳۱	نظام وصیت کی اہمیت اور برکات	مکرم شیخ ہارون رشید صاحب مبلغ سلسلہ	//
۲۳۲	منافقوں کی علامات (حاصل مطالعہ)	مکرمہ امۃ السلام طاہرہ صاحبہ بنگلور	//
۲۳۳	ہرطرف عذاب ہی عذاب (قدرتی آفات پر ایک نظر)	منقولات	//
۲۳۴	نومبائعین اور لازمی چندہ جات	مکرم ناظر صاحب بیت المال قادیان	//
۲۳۵	دورہ حضور انور بیلجئم ۲۰۰۹ء	مکرم مبارک احمد صاحب ظفؔر	//
۲۳۶	سلام کہنے کی ضرورت اور فضیلت (صفحہ اول)	ادارہ	۴۴
۲۳۷	Love Marriages کے مہلک اثرات۔ا (اداریہ)	منیر احمد خادم	//
۲۳۸	جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۹ء کے کامیاب انعقاد پر جذبات شکر کا اظہار	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین فرمودہ ۳۱ جولائی ۲۰۰۹ء	//
۲۳۹	حقوق والدین اور نئی نسل کی ذمہ داریاں	مکرم کریم ظفر ملک صاحب۔ لاہور	//
۲۴۰	پاکیزہ معاشرہ کی ضرورت	مکرم محمد یوسف صاحب انور قادیان	//
۲۴۱	رپورٹ جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۹	مکرم مبارک احمد صاحب ظفر لندن	//
۲۴۲	کامیابی پر سجداتِ شکر ضروری ہیں (صفحہ اول)	ادارہ	۴۵
۲۴۳	لومیریج کے مہلک اثرات۔۲ (اداریہ)	منیر احمد خادم	//
۲۴۴	صفت 'رافع' کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تذکرہ	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین فرمودہ ۷ اگست ۲۰۰۹ء	//
۲۴۵	جماعت احمدیہ کا تعارف اور عقائد (تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۸ء)	مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب قادیان	//
۲۴۶	مکرم بہادر خان صاحب درویش کا ذکر خیر	مکرم دلاور خان صاحب قادیان	//
۲۴۷	رپورٹ دورہ حضور انور جرمنی ۲۰۰۹ء	مکرم مبارک احمد صاحب ظفر لندن	//
۲۴۸	پیغام حضور انور برموقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ بھارت ۲۰۰۹ء	ادارہ	۴۶
۲۴۹	لومیریج کے مہلک اثرات۔۳ (اداریہ)	منیر احمد خادم	//
۲۵۰	قبول احمدیت کے بعد قرب الٰہی کی تلاش ضروری	خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ ۱۴ اگست ۲۰۰۹ء	//
۲۵۱	اسلام کا ایک اہم رکن۔ حج بیت اللہ	فقہ احمدیہ کے ماخوذ	//
۲۵۲	رپورٹ دورہ حضور انور جرمنی وہالینڈ ۲۰۰۹ء	مکرم مبارک احمد صاحب ظفر لندن	//
۲۵۳	تعلیم اور تعظیم (معاصرین کی آراء)	منقولات	//
۲۵۴	انفاق فی سبیل اللہ کی فضیلت (صفحہ اول)	ادارہ	۴۷
۲۵۵	تحریک جدید کے کامیاب ۷۵ سال (اداریہ)	منیر احمد خادم	//
۲۵۶	دورہ بیلجئم اور جرمنی کا ایمان افروز تذکرہ	خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ ۲۱ اگست ۲۰۰۹ء	//
۲۵۷	تحریک جدید ایک الٰہی تحریک	مکرم سید کلیم احمد صاحب تیماپوری قادیان	//
۲۵۸	تحریک جدید کا اہم مطالبہ۔ سادہ زندگی	مکرم سید فہیم احمد صاحب نیشنل صدر بھوٹان	//
۲۵۹	قربانی کی عید۔ احکام ومسائل	مکرم سید قیام الدین صاحب برق مبلغ سلسلہ راجستھان	//
۲۶۰	تحریک جدید اور ہماری ذمہ داریاں	مکرم خورشید احمد صاحب انور قادیان	//
۲۶۱	مجاہدین تحریک جدید کے امتیازی انعامات	ادارہ	//
۲۶۲	مطالبات تحریک جدید	ادارہ	//
۲۶۳	دُعا کے متعلق ایک غلط رسم کی نشاندہی	ارشاد حضرت مصلح موعودؓ	//
۲۶۴	اصلاحی کمیٹیوں کو فعال کیجئے۔ا (اداریہ)	منیر احمد خادم	۴۸-۴۹
۲۶۵	رمضان المبارک اور روزے کی برکات (حضرت مولانا دوست محمد صاحب شاہد مرحوم کا ذکر خیر)	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین فرمودہ ۲۸ اگست ۲۰۰۹ء	//
۲۶۶	جلسہ سالانہ۔ خدا کا لگایا ہوا پودا	مکرم سید فہیم احمد صاحب مبلغ سلسلہ	//
۲۶۷	حفظانِ صحت کے اصول	مکرم ڈاکٹر عبدالماجد صاحب سہارنپوری	//
۲۶۸	تحریک جدید کا جہادِ کبیر اور سال نو	مکرم بشارت احمد صاحب حیدر قادیان	//
۲۶۹	مومن انفاق فی سبیل اللہ کو سعادت سمجھتے ہیں	مکرم ناظر صاحب بیت المال قادیان	//
۲۷۰	خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے موقعہ پر بدر کا خصوصی شمارہ	مکرم دلاور خان صاحب قادیان	//
۲۷۱	بعض عقلی اور دینی اُمور (حاصل مطالعہ)	مکرمہ امۃ السلام صاحبہ بنگلور	//
۲۷۲	جلسہ سالانہ کے اغراض ومقاصد (صفحہ اول)	ادارہ	۵۰
۲۷۳	اصلاحی کمیٹیوں کو فعال کیجئے۔۲ (اداریہ)	منیر احمد خادم	//
۲۷۴	رمضان المبارک کے حوالہ سے قرآن مجید پڑھنے کے آداب کے متعلق خصوصی نصائح	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین فرمودہ ۴ ستمبر ۲۰۰۹ء	//
۲۷۵	جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۰۹ء کی روئیداد	مکرم حبیب الرحمٰن صاحب زیروی پاکستان	//
۲۷۶	علامہ اقبال اور احمدیت (ایک خط)	مکرم عبدالرشید ضیاء صاحب شورت کشمیر	//
۲۷۷	تحریک جدید کے سالِ نو کا آغاز	مکرم وکیل اعلیٰ صاحب تحریک جدید قادیان	//
۲۷۸	مجالس ذکر کے افضال وبرکات (صفحہ اول)	ادارہ	۵۱
۲۷۹	اصلاحی کمیٹیوں کو فعال کیجئے۔۳ (اداریہ)	منیر احمد خادم	//
۲۸۰	قرآن مجید کی عظمتِ شان کا تذکرہ	خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ ۱۱ ستمبر ۲۰۰۹ء	//
۲۸۱	جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۰۹ء کی روئیداد (قسط دوئم)	مکرم حبیب الرحمٰن صاحب زیروی پاکستان	//
۲۸۲	'میں احمدی نہیں ہوں' (احباب جماعت پر مظالم کا ذکر)	منقولات	//
	حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نمبر	جلسہ سالانہ کے موقع پر خصوصی شمارہ	۵۲-۵۳
۲۸۳	خلافت کی ضرورت واہمیت (قرآنِ مجید واحادیث کی روشنی میں)	ادارہ	//
۲۸۴	عاشق مسیح موعودؑ۔ حضرت مولانا نورالدینؓ (اداریہ)	منیر احمد خادم	//
۲۸۵	حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کا بلند مقام	تاریخ احمدیت سے ماخوذ	//
۲۸۶	آپؓ کا بحیثیت خلیفۃ المسیح پہلا خطاب	ادارہ	//
۲۸۷	آپؓ کا بحیثیت خلیفۃ المسیح پہلا خطبہ جمعہ	خطبات نور سے ماخوذ	//
۲۸۹	تحریک جدید کے ۷۶ ویں سال کا آغاز	خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ ۶ نومبر ۲۰۰۹ء	//
۲۹۰	سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ (قبل از خلافت)	مکرم عبدالمومن صاحب راشد قادیان	//
۲۹۱	حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں	قریشی محمد فضل اللہ	//
۲۹۲	حضرت مسیح موعودؑ کی نظر میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کا مقام اور مرتبہ	مکرم مظہر احمد صاحب وسیم قادیان	//
۲۹۳	عاشق رسولؐ وعاشق قرآن۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ	مکرم سلطان احمد صاحب ظفر قادیان	//
۲۹۴	مخالفین خلافت احمدیہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ	مکرم مولانا محمد عمر صاحب قادیان	//
۲۹۵	حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے قلب مطہر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی محبت وعزت	مکرم سفیر احمد صاحب بھٹی، قادیان	//
۲۹۶	حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی ایک عظیم الشان پیشگوئی	مکرم خورشید احمد صاحب پربھاکر درویش قادیان	//
۲۹۷	حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی علمی خدمات	محمد ابراہیم سرور قادیان	//
۲۹۸	حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی طبی خدمات	مکرم باسط رسول صاحب ڈار قادیان	//
۲۹۹	حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے عظیم الشان کارنامے	مکرم مجاہد احمد صاحب شاستری قادیان	//
۳۰۰	حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی بابرکت تحریکات	مکرم محمد یوسف صاحب انور قادیان	//
۳۰۱	سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ۔ توکل علی اللہ اور تواضع کے واقعات کی روشنی میں	مکرم عطاء اللہ صاحب نصرت قادیان	//
۳۰۲	سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ۔ تاریخوں کے آئینہ میں	مکرم مبشر احمد صاحب خادم قادیان	//

نوٹ: خلاصہ خطبہ جمعہ، رپورٹیں، غیر ملکی رپورٹیں، فہرست نماز جنازہ حاضر وغائب، حالات حاضرہ، وصایا، اور طلباء کیلئے مفید معلومات جو دوران سال ہفت روزہ بدر قادیان میں ۲۰۰۹ء میں شائع ہوئے ہیں انہیں اس فہرست میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔

(ادارہ)

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ یورپ دسمبر 2009ء کی مختصر جھلکیاں

(نظام وصیت، مجلس عاملہ کی ماہانہ میٹنگ کے انعقاد اور دیگر امور سے متعلق نیشنل مجلس عاملہ کی میٹنگ میں نہایت اہم تاکیدی ہدایات)

بلجیم سے جرمنی کے لئے روانگی۔ بیت السبوح (فرینکفرٹ جرمنی) میں ورود مسعود اور پُر تپاک استقبال۔ فیملی ملاقاتیں۔ اعلانات نکاح

(عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

وصیت کے چندہ کی ادائیگی کے بارہ میں سیکرٹری صاحب وصایا کے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ وصیت ایک ایسی تحریک ہے جس میں سب سے پہلے تقویٰ ہے۔ ایک موصی کا تقویٰ کا معیار سب سے زیادہ بلند ہونا چاہئے۔ اگر وہ اللہ کو حاضر ناظر جان کر چندہ دے رہا ہے کہ میرا اتنا ہی معیار ہے تو پھر اس کے مطابق دے۔ کم آمد ہے تو کم دے۔ زیادہ آمد ہے تو زیادہ دے۔ جو بھی آمد ہے اس پر تقویٰ کے ساتھ دے۔

چندہ کے بقایا دار ہونے کے لحاظ سے ایک سوال پر حضور نے فرمایا کہ جو چھ ماہ کی شرط ہے یہ ایک انتظامی معاملہ ہے۔ اور عموماً کسانوں وغیرہ کے لئے ہے جن کو فصل آنے پر آمد ہوتی ہے۔ باقی ہر شخص کو اپنی ماہانہ آمد پر ہر ماہ چندہ ادا کرنا چاہئے۔ جو مہینے کے مہینے کما رہا ہے اس کو ہر ماہ چندہ دینا چاہئے۔ جو لازمی، ضروری چندے ہیں وہ بروقت دینے چاہئیں۔ **چندہ وصیت ہر ماہ نیک نیتی کے ساتھ اپنی آمد پر دینا ہے۔**

ایک موصی کے تعلق میں حضور انور کی خدمت میں یہ سوال پیش کیا گیا کہ وہ چھ ماہ کا بقایا دار ہو گیا ہے۔ حضور نے فرمایا قواعد وصیت پڑھیں۔ آپ کی طرف سے اب تک مرکز کو اطلاع آجانی چاہئے تھی کہ اس کی وصیت منسوخ کی جائے۔

حضور نے فرمایا اگر انکم نہیں ہے تو دو صورتیں ہیں۔ یہ کہہ کر کہ آج کل آمد نہیں ہے جو بھی گھر کا گزارہ ہے اس میں سے چندہ ادا کیا جائے۔ یا یہ لکھ دیں کہ میری آمد نہیں ہے میری وصیت منسوخ کر دی جائے اور جب حالات درست ہوں گے تو بحالی کی کوشش کروں گا۔ تقویٰ اور نیکی کی روح پیدا ہونی چاہئے۔ ایسا موصی خود لکھ کر دے یا پھر انتظامیہ لکھ کر بھجوائے۔ چندہ عام میں تو یہ شرط ہے کہ مجبوری کی صورت میں اجازت حاصل کر کے کم ادا کر دو لیکن چندہ وصیت میں ایسی کوئی شرط نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا لوگ قرض لے کر خرچ کرتے ہیں لیکن اس پر بھی چندہ وصیت ادا کرتے ہیں۔ پھر جب ان کی آمد ہوتی ہے تو قرض اتارتے ہیں اور لکھ دیتے ہیں کہ آمد میں سے اتنی رقم قرض اتارنے پر صرف ہوگی اور اس پر چندہ ادا نہیں کروں گا کیونکہ اس پر چندہ پہلے ہی ادا ہو چکا ہے۔

سود کے تعلق میں ایک سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ اگر سود مل رہا ہے تو اپنے آپ پر خرچ نہ کرو، اشاعت اسلام پر خرچ کرو۔

عاملہ کی میٹنگ کے انعقاد کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا کہ **ہر مہینہ عاملہ کی میٹنگ ہونی چاہئے۔ عاملہ کے جو سیکرٹریان باوجود یاد دہانیوں کے عاملہ کے اجلاس میں شامل نہیں ہوتے ان کے نام مرکز کو بھجیں تاکہ ان کو ہٹایا جائے۔**

امیر صاحب بلجیم نے عرض کی کہ بعض سیکرٹریان دور رہتے ہیں اور شامل نہیں ہوتے۔ حضور نے فرمایا آپ تین تو ہیں امیر صاحب، مبلغ سلسلہ اور جنرل سیکرٹری صاحب آپ میٹنگ کر لیا کریں۔ میٹنگ ضرور ہونی چاہئے۔ اور پھر جو غیر حاضر ہوں ان کی باقاعدہ رپورٹ آنی چاہئے۔ امیر صاحب نے عرض کیا کہ بعض دفعہ میٹنگ اس لئے نہیں ہوتی کہ کوئی ایجنڈا سامنے نہیں ہوتا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کوئی ایجنڈا ہونا تو ضروری نہیں ہے۔ **آپ میٹنگ میں سیکرٹریان سے ان کے کام کی رپورٹس حاصل کریں** کہ دوران ماہ ہر سیکرٹری نے کیا کام کیا ہے۔ ہر سیکرٹری اپنی رپورٹ پیش کرے۔ سیکرٹری تبلیغ اپنے کام کے بارہ میں بتائے کہ یہ یہ کام ہوئے، اتنے رابطے ہوئے، اتنے لوگوں کو تبلیغ کی گئی۔ سیکرٹری مال بجٹ کے بارہ میں بتائے اگر کمی ہے تو اس کو ڈسکس کیا جائے۔ اسی طرح سیکرٹری تحریک جدید، وقف جدید اپنے چندوں کے حصول کی رپورٹ دے اور امور خارجہ نے کیا کام کیا ہے اس سے رپورٹ لیں۔ مبلغ اپنی رپورٹ دے کہ اس نے تبلیغ، تربیت کے بارہ میں کیا کام کیا ہے۔

حضور نے فرمایا میٹنگ میں ایجنڈا ہو یا نہ ہو سب سیکرٹریان سے رپورٹس لی جاتی ہیں۔ اس طرح کام کرنے کی روح پیدا ہو جائے گی۔

حضور انور نے فرمایا ہر میٹنگ میں جو غیر حاضر ہوتے ہیں ان کی رپورٹ آنی چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا گزشتہ تین سالوں میں 36 میٹنگز بنتی ہیں۔ ان میں سے جو 18 میں آئے ہیں وہ محل نظر ہیں کہ ان کو آئندہ خدمت کا موقع دیا جائے یا نہ دیا جائے۔ جائزہ لے کر اپنی رپورٹ بھجیں۔ مبلغ سلسلہ بلجیم کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ وہ بلجیم کی مقامی فلیمش زبان بھی سیکھیں۔ نیز اپنے کام کی روزانہ ڈائری بھجوائیں۔

حضور انور نے فرمایا: **امیر جماعت اور مربی سلسلہ دونوں گاڑی کے اگلے پہیے ہیں اگر ان میں سے ایک میں بھی کوئی خرابی ہوئی تو پھر گاڑی نہیں چلے گی۔**

صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ آپ نے نئے سال کے آغاز پر سڑکوں، گلیوں وغیرہ میں وقار عمل کا کیا پروگرام بنایا ہے۔ صدر صاحب نے بتایا کہ ہماری 14 مجالس میں سے 9 مجالس کو حکومت کے متعلقہ شعبوں کی طرف سے وقار عمل کی اجازت مل چکی ہے۔

حضور نے فرمایا مسجد کے لئے جو نئی جگہ آپ حاصل کر رہے ہیں وہاں بھی وقار عمل کی کوشش کریں۔

نیشنل مجلس عاملہ کے ساتھ یہ میٹنگ آٹھ بجے رات اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

14/دسمبر 2009ء بروز سوموار:

بلجیم سے روانگی اور جرمنی میں ورود مسعود

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سات بج کر بیس منٹ پر ''بیت السلام۔ برسلز'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امیر صاحب بلجیم سے دریافت فرمایا کہ اس نماز کے ہال میں کتنے لوگ آ جاتے ہیں۔ امیر صاحب نے بتایا کہ ستّر کے قریب اس ہال میں آجاتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ تعداد تو اس سے زیادہ ہے۔ امیر صاحب نے بتایا کہ تنگ ہو کر ساتھ ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ نماز باہر مارکی میں ادا کر لیتے ہیں۔ اس پر امیر صاحب نے عرض کی کہ باہر آج شدید سردی ہے اور گاڑیوں پر بھی برف جمی ہوئی ہے اس لئے نماز مشن کے اندر ادا کرنے کا پروگرام رکھا تھا۔

حضور انور کچھ دیر کے لئے مشن ہاؤس سے باہر تشریف لائے۔ پھر رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

آج بلجیم کا دورہ مکمل کرنے کے بعد جرمنی روانگی کا پروگرام تھا۔ روانگی سے قبل دس بجے مکرم امیر صاحب بلجیم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دفتری ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ حضور انور نے مشن ہاؤس کے تعلق میں بعض ہدایات دیں۔

صبح سوا دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ احباب جماعت حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے موجود تھے۔ بہت سے احباب جو صبح نماز فجر کے لئے آئے تھے مشن ہاؤس میں ہی رُکے ہوئے تھے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی روانگی کے بعد ہی یہاں سے جائیں گے۔ ان احباب میں نومبائعین بھی شامل تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ان سب احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا اور خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور دعا کروائی اور پھر قافلہ بلجیم مشن ہاؤس سے جرمنی (Germany) کیلئے روانہ ہوا جماعت بلجیم کی دو گاڑیاں قافلے کے ساتھ تھیں ان میں سے ایک گاڑی قافلے کو Escort کر رہی تھی۔ پروگرام کے مطابق ان دونوں گاڑیوں نے بلجیم اور جرمنی کے بارڈر Aachen تک ساتھ جانا تھا اور وہاں سے جماعت جرمنی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہنا تھا۔

برسلز سے Aachen بارڈر کا فاصلہ 150 کلومیٹر ہے۔ گیارہ بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا قافلہ آخن بارڈر پر پہنچا جہاں مکرم امیر صاحب جرمنی، مکرم یحیٰ زاہد صاحب اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری، مکرم عبداللہ سپرا صاحب اور مکرم حافظ مظفر عمران صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے اپنی سیکورٹی ٹیم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ازراہ شفقت گاڑی سے باہر تشریف لائے اور ان سب آنے والے احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ حضور انور نے کچھ دیر کے لئے امیر صاحب جرمنی سے گفتگو فرمائی۔

یہاں آگے روانگی سے قبل حضور انور نے بلجیم سے یہاں تک ساتھ آنے والے احباب امیر صاحب بلجیم، مبلغ انچارج بلجیم، جنرل سیکرٹری صاحب، صدر مجلس خدام الاحمدیہ اور خدام کی سیکورٹی ٹیم کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

قریباً بارہ بجے یہاں سے فرینکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ یہاں سے بیت السبوح فرینکفرٹ کا فاصلہ 262 کلومیٹر ہے۔ جماعت جرمنی کی ایک گاڑی قافلے کو Escort کر رہی تھی اور دوسری دو گاڑیاں قافلے کے پیچھے تھیں۔ دو گھنٹے کے سفر کے بعد دوپہر دو بجے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بیت السبوح فرینکفرٹ میں ورود مسعود ہوا۔ جونہی حضور انور کی گاڑی 'بیت السبوح' کے بیرونی گیٹ سے داخل ہوئی احباب جماعت کی ایک بہت بڑی تعداد نے جن میں خواتین، مرد، بچے اور بوڑھے سبھی شامل تھے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ فضا مسلسل نعروں سے گونج رہی تھی۔ اھلاً وسھلاً ومرحبا کی آوازیں ہر طرف سے بلند ہو رہی تھیں۔ بیت السبوح کے اس احاطہ کو خوبصورت، رنگ برنگی جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ بچیاں اور بچے رنگ برنگے کپڑے پہنے ہوئے اپنے ہاتھوں میں پرچم لہراتے ہوئے استقبالیہ گیت پڑھ رہے تھے۔ خواتین اور مرد ہاتھ ہلا ہلا کر اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ فرینکفرٹ کی جماعت کے علاوہ لوکل امارات Main-Taunus, Hoch-Taunus, Offenbach, Friedberg, Wiesbaden, Dieburg,

Rodgau اور Hanau سے بھی بہت بڑی تعداد میں مرد وخواتین اور بچے اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے بیت السبوح پہنچے تھے۔ جونہی حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے مکرم ادریس احمد صاحب لوکل امیر فرینکفرٹ، مکرم مبارک احمد تنویر صاحب نائب امیر اور مکرم محمود احمد طاہر صاحب نائب امیر جرمنی نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کے پاس سے گزرتے ہوئے السلام علیکم کہا اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

اڑھائی بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت السبوح میں تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے شام کے پروگراموں کے بارہ میں دریافت فرمایا اور پھر اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

Peine، Augsburg اور فرینکفرٹ کے اردگرد کی جماعتوں سے آنے والی 19 فیملیز کے 95 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان ملاقات کرنے والی فیملیز نے حضور انور کی خدمت میں اپنے مسائل اور مشکلات پیش کرکے دعا کی درخواست کی۔ بچوں اور بچیوں نے اپنی تعلیم میں کامیابی کے لئے اپنے پیارے آقا سے دعائیں لیں۔ بڑے بچوں کو حضور انور نے قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ان سبھی فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ اور کبھی نہ ختم ہونے والی دعائیں لیتے ہوئے ہال سے رخصت ہوئے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام سات بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

سوا سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت السبوح میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائی۔

اعلانات نکاح

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل تین نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

1۔ عزیزہ لبیبہ بنت مکرم طاہر احمد صاحب (مبلغ بلغاریہ۔ حال جرمنی) کا نکاح عزیزم طاہر احمد ملک ابن مکرم محمود احمد ملک صاحب آف کینیڈا کے ساتھ۔

2۔ عزیزہ تنویر الاسلام بنت مکرم نصیر احمد صاحب آف جرمنی کا نکاح عزیزم سلمان رسول ابن مکرم اعزاز رسول صاحب جرمنی کے ساتھ۔

3۔ عزیزہ طاہرہ رفیق شیخ بنت مکرم رفیق احمد شیخ صاحب مرحوم آف جرمنی کا نکاح عزیزم عدیل خرم عباسی ابن مکرم شاہد احمد عباسی صاحب جرمنی کے ساتھ۔

نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور فریقین نے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ بعدازاں حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

مکرم طاہر احمد صاحب مبلغ بلغاریہ کی بیٹی عزیزہ لبیبہ طاہر کا رخصتانہ کا پروگرام آج ہی تھا اور جماعتی سینٹر بیت السبوح کے ایک ہال میں اس کا انتظام کیا گیا تھا پونے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رخصتانہ کی اس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے اور اس تقریب کو رونق بخشی اور بچی کو اپنی دعاؤں سے رخصت کیا۔ ساڑھے آٹھ بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

☆☆☆

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ 20 فروری 2010

جان مال وقت اور عزت کو قربان کرنے کا عہد اسی مقصد کیلئے ہے۔

فرمایا: آنحضرت ﷺ صرف اپنے زمانے کے مومنوں کیلئے رؤف ورحیم نہیں تھے بلکہ آپؐ کی اندھیری رات کی دعائیں تاقیامت حقیقی مومنوں کو پہنچنے والی ہیں اور ان دعاؤں سے حصہ لینے کیلئے اپنی استعدادوں کے مطابق ہمیں بھی آپس میں مہربانی کے سلوک کو سامنے رکھنا چاہئے اور صَرف نظر کرتے ہوئے اپنے بھائیوں سے رحمت کے نمونے دکھانے ہوں گے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ اس اہم مقصد کے حصول کیلئے ہم اپنی تمام تر صلاحیتیں اور استعدادیں بروئے کار لانے والے ہوں، دنیا کے خوف اور لالچ ہم سے دور رہیں اور اس مقصد کے حصول کیلئے ہم کوشش کرتے چلے جائیں جس کے لئے حضرت مسیح موعودؑ آئے تھے اور حسبی اللہ وعلیہ توکلت ہمیشہ ہمارے پیش نظر رہے۔

☆☆☆

منقولات

ممبئی میں مراٹھیوں کی گھٹتی آبادی سے شوسینا فکرمند

صوبہ مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ رہے وسنت دادا پاٹل نے ایک مرتبہ کہا تھا مہاراشٹر میں ممبئی ہے لیکن ممبئی میں مہاراشٹر کی جھلک نہیں دکھائی دیتی۔ ان کا یہ قول آج ممبئی کی آبادی پر بالکل سو فیصد صحیح ثابت ہو رہا ہے۔ مہاراشٹر کی انتہا پسند سیاسی تنظیم شوسینا اپنے اسی کم ہوتے ہوئے عوامی طاقت اور اثر ورسوخ کے متعلق بہت فکرمند ہے۔ اور اسی وجہ سے یہ پارٹی ممبئی میں رہنے والے شمال ہندوستان کے لوگوں کے خلاف مورچہ کھولتی رہتی ہے۔

صوبہ مہاراشٹر کا قیام ۱۹۶۰ء میں ہوا تھا اور مہاراشٹر کی دارالحکومت ممبئی (بمبئی) بنی اور اس وقت ممبئی میں مراٹھی بولنے والوں کی تعداد ۴۶ فیصد اور ہندی اور اردو بولنے والے صوبہ اتر پردیش سے آئے باشندوں کی تعداد ۱۲ فیصد تھی۔ گزشتہ ۵۰ سالوں میں یہ تعداد اب بڑھ کر ۲۴ فیصد ہو گئی ہے اور مراٹھی زبان بولنے والے (مقامی) افراد کی تعداد صرف ۳۷ فیصد رہ گئی ہے۔ اگر صوبہ اتر پردیش کے ساتھ ہندوستان کے ہندی اور اردو زبان بولنے والے صوبہ جات یعنی بہار، مدھیہ پردیش، راجستھان، پنجاب، ہریانہ، دہلی اور ہماچل پردیش وغیرہ کو ملا دیا جائے تو یہ آبادی، مراٹھی زبان بولنے کی آبادی سے تقریباً دگنی ہو جاتی ہے۔ (دئے گئے اعداد وشمار ۲۰۰۱ء کی مردم شماری کے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ ان صوبہ جات کے افراد کی حصے داری سیاسی حلقوں میں بھی بڑھی ہے جس کی وجہ سے یہ انتہا پسند تنظیم شوسینا سیاسی نقطہ نظر سے چوتھے پائیدان پر جا پہنچی ہے۔ اور اب اسے حاشیے پر پہنچ جانے کا ڈر ستا رہا ہے۔ اس لئے یہ اس تنظیم کے کارندے کسی نہ کسی بہانے سے اپنی طاقت کا احساس کراتے رہتے ہیں تاکہ سیاسی حلقوں میں ان کی پکڑ ڈھیلی نہ پڑ جائے۔ اور یہی کام اس پارٹی سے الگ ہو کر بنی پارٹی مہاراشٹر نونرمان سینا (منسے) انجام دے رہی ہے۔ (روزنامہ دینک جاگرن۔ فروری)

خودکش حملے حرام ہیں: پاکستان کے وزیر داخلہ اور علماء میں اتفاق

پاکستان کے وزیر داخلہ رحمٰن ملک نے دہشت گردی اور خودکش حملوں کے خلاف علمائے کرام سے مدد طلب کی ہے جبکہ علماء نے وزیر داخلہ سے اتفاق کیا ہے کہ خودکش حملے غیر اسلامی اور حرام ہیں۔ وزیر اعلیٰ ہاؤس میں دہشت گردی اور ملک میں خودکش حملوں کے حوالے سے منعقدہ اس اجلاس میں مختلف مکاتب فکر کے علمائے کرام نے شرکت کی جس میں دہشت گردی کی کارروائیوں سمیت دیگر متعلقہ امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس سے قبل وزیر داخلہ رحمٰن ملک نے جامعہ امجدیہ کا دورہ کیا جہاں انہوں نے علمائے اہلسنت سے ملاقات کی۔ ملاقات کے بعد میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے رحمٰن ملک کا کہنا تھا کہ دہشت گردی اور خودکش حملے حرام ہیں۔

(روزنامہ ہندسماچار 8 دسمبر 2009ء)

خودکش حملہ کفر ہے: پاکستان کے عالم دین طاہر القادری کا فتویٰ

☆...... پاکستانی عوامی تحریک اور تحریک منہاج القرآن کے سربراہ ڈاکٹر طاہر القادری نے فتویٰ دیا ہے کہ خودکش حملے اور بم دھماکے غیر اسلامی اور کفر ہے۔ ۱۵۰ صفحات پر مشتمل اپنے فتویٰ میں انہوں نے کہا ہے کہ خودکش حملے اسلام میں جائز نہیں ہیں بلکہ یہ کفر ہے۔ بے گناہ شہریوں کا قتل اور دہشت گردی اسلام کے اصولوں سے انحراف ہے جبکہ اسلامی ریاست کے خلاف مسلح جدوجہد بغاوت کے زمرے میں آتی ہے۔ انہوں نے قرآن اور احادیث کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اسلام میں کہیں بھی خودکش حملوں اور دہشت گردی کا ذکر نہیں ہے اور جو ایسا کر رہا ہے وہ لوگ اسلام سے بغاوت کر رہے ہیں۔ ان کے بقول جو لوگ حکومتی رٹ کو چیلنج کر رہے ہیں ان کے خلاف کارروائی ضروری ہے۔ ان کا کہنا ہے دہشت گرد اسلام اور پاکستان دشمن قوتوں کے آلہ کار بنے ہوئے ہیں اور ان کی وجہ سے دنیا میں مسلمانوں اور پاکستان کی بدنامی ہو رہی ہے۔ ڈاکٹر طاہر القادری نے کہا کہ اسلام دہشت گردی کی اجازت نہیں دیتا اور دہشت گردی کا شکار ہونے والے فوجی اور شہری شہید ہیں۔ ان کے بقول فتویٰ کا انگریزی، عربی اور فارسی سمیت دیگر اہم زبانوں میں بھی ترجمہ کیا جا رہا ہے۔ (ہندسماچار ۷ر دسمبر ۲۰۰۹)

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

نونیت جیولرز

NAVNEET JEWELLERS

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA

DIST. BHADRAK, PIN-756111

STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 59 | Thursday | 25 Feb 2010 | Issue No. 8

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
:65 Canadian Dollar

السلام علیکم کی دعا ایسی ہے کہ اگر دل کی گہرائی سے دوسرے کو دی جائے تو پیار محبت اور بھائی چارے کے جذبات ابھرتے ہیں، تمام قسم کی نفرتیں دور ہوتی ہیں

احمدیوں کا فرض ہے کہ امام الزمان کے لائے ہوئے عاجزی اور سلامتی کے پیغام کو دنیا میں پھیلائیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۹ فروری بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ایک لفظ حسیب ہے جس کے معنے ہیں حساب کرنے والا، بزرگ، کافی یا حساب کے مطابق بدلہ دینے والا۔ یہ تمام خصوصیات کامل طور پر دنیا کے کسی انسان میں نہیں پائی جاسکتیں اگر ان باتوں میں کوئی کامل ذات ہوسکتی ہے تو وہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت الحسیب ہے۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے جس میں بیان کردہ تمام خصوصیات پائی جاتی ہیں اور وہی ہے جو ہماری مختلف حالتوں کے پیش نظر اپنی اس صفت کا حسب ضرورت اظہار فرماتا ہے۔

فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی کئی آیات میں اس صفت کا اظہار فرمایا ہے۔ ان میں سے چند ایک کا ذکر کروں گا جس میں اللہ کی صفت حسیب کا مختلف احکامات کے ساتھ یا تنبیہ کرتے ہوئے ذکر ہوا ہے۔ اللہ فرماتا ہے واذا حیّیتم بتحیة فحیوا باحسن منها اورُدّوها ان الله كان على كل شیء حسیبا (النساء)

ترجمہ: اگر تمہیں کوئی خیر سگالی کا تحفہ پیش کرے تو اس سے بہتر پیش کیا کرو یا وہی لوٹا دو۔ یقیناً اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔

فرمایا: اس آیت میں اسلامی احکامات کا ایک ایسا بنیادی حکم دیا گیا ہے جو نہ صرف اپنوں سے اچھے تعلق اور اس کی ضمانت ہے بلکہ غیروں کے ساتھ تعلقات اور ان میں وسعت پیدا کرنے کیلئے ایک بے مثال نسخہ ہے۔

فرمایا: اس آیت میں مسلمانوں کو ایک دوسرے کیلئے نیک جذبات کے اظہار کی نہ صرف تلقین فرمائی بلکہ فرمایا کہ اگر ایک شخص تمہارے سے ملنے پر نیک جذبات کا اظہار کرے، تمہیں سلام کہے، ایک ایسی دعا تمہیں دے جو تمہاری دین و دنیا سنوارنے والی ہو تو تمہارا بھی فرض ہے کہ اس سے بڑھ کر دعا کا اظہار کرو اور فرمایا کہ یہ تمہارا ایسا اخلاقی اور معاشرتی فرض ہے کہ اگر اس کو انجام نہیں دوگے تو خدا تعالیٰ کے سامنے تمہیں جواب دہ ہونا پڑے گا۔

فرمایا: یہ خوبی صرف اسلام میں ہے کہ ایک دوسرے سے ملتے وقت ایسے بامقصد الفاظ کے ساتھ جذبات کا اظہار ہے اور ایک دوسرے سے ملتے وقت السلام علیکم کہنے کا حکم ہے یعنی تم پر سلامتی ہو۔

فرمایا: یہ دعا ایسی ہے کہ اگر دل کی گہرائی سے دوسرے کو دی جائے تو پیار محبت اور بھائی چارے کے جذبات ابھرتے ہیں، تمام قسم کی نفرتیں دور ہوتی ہیں۔ اسی طرح جسے سلام کیا جائے اسے حکم ہے کہ تم ان سلامتی کے الفاظ کا بہتر رنگ میں جواب دو اور بہتر شکل یہ ہے کہ جب وعلیکم السلام کہنا ہے تو اس کے ساتھ ورحمة الله وبركاته بھی کہنا ہے کہ اللہ کی رحمتیں اور برکتیں تم پر ہوں۔

فرمایا: یہ ایسا اصول ہے جو معاشرے میں امن پیدا کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی شدت سے مسلمانوں کو تلقین فرمائی کہ سلام کو رواج دو اور صحابہ اس بارے میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا کتنا خیال رہتا تھا اور اس کے لئے صحابہ کی کیسے تربیت فرماتے تھے، اس کا اظہار بعض احادیث سے ہوتا ہے اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک واقعہ پیش فرمایا۔ فرمایا: آپؐ نے جب صحابہ کی مجبوری کے باعث ان کو راستے میں بیٹھنے کی اجازت دی تو راستے کے حقوق میں اس حق کی بھی تلقین فرمائی کہ پھر آنے جانے والے کو سلام کرو۔ اسلئے کہ مومن ایک دوسرے کی امن کی ضمانت ہے۔

فرمایا: اگر مسلمان غور کریں تو اسلام کی امن کی تعلیمات میں سے یہی ایک حکم ہی امن پیار اور محبت کی ضمانت بن جاتا ہے لیکن بدقسمتی سے اللہ کے حکم کو بھول کر مسلمان ہی مسلمان کی گردنیں کاٹ رہے ہیں۔

صحابہ اس کا بہت خیال رکھا کرتے تھے۔ اس سلسلہ میں حضور انور نے ایک صحابیؓ کا واقعہ بیان فرمایا جو بازار میں صرف ایک دوسرے کو سلام کرنے اور ان سے سلامتی کی دعائیں لینے کیلئے ہی جاتے تھے اور سلام کو رواج دینے اور پھیلانے کے حکم پر عمل کرتے تھے۔

فرمایا: صحابہ چھوٹے چھوٹے حکموں پر عمل کرنے کی کوشش ایک فکر سے کرتے تھے۔

فرمایا: احمدیوں کو خاص طور پر اس طرف توجہ دینی چاہئے اور جواب بڑھ کر دینے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور یہی چیز ہمارے معاشرے میں امن کی فضا پیدا کرے گی اور ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنے کی طرف توجہ دلائے گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ تمہارے خیر سگالی کے پیغام ایک دوسرے کو پہنچانے کے عمل کی جزا دے گا۔ اگر محبت سے بڑھے ہوئے ہاتھ کو پکڑو گے۔ اگر دعاؤں کا جواب دعاؤں سے دوگے تو جزا پاؤ گے اگر اسے رد کرو گے تو اللہ کے سامنے جوابدہ ہوگے اللہ فرماتا ہے۔ میں اس کا حساب لوں گا۔

فرمایا: اس زمانے میں امن اور سلامتی کی ضمانت بنکر اللہ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئے آپ نے دنیا کی سلامتی اور حقیقی امن کیلئے بڑے درد سے اپنی کتب میں پیغام دیا ہے لیکن عموماً دنیا نے جس میں مسلمان بھی بڑی تعداد میں شامل ہیں اس کا نہ صرف جواب نہ دیا بلکہ اللہ کے حکم کے خلاف بجائے اچھا تحفہ لوٹانے کے دشنام طرازیوں اور گالیوں سے بھرپور وار آپ پر کئے۔ باوجود یہ کہنے کے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں اور تمہاری بھلائی کیلئے بھیجا گیا ہوں غیر مذاہب والوں کے ساتھ ملکر مسلمانوں نے بھی آپؑ کی مخالفت کی۔ چاہئے تو یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو دنیا کی بھلائی کیلئے پیغام لائے تھے، کو ماننے والے آپؐ کی پیشگوئیوں کے پورا کرنے کے مصداق بنتے۔ زمانے کے امام کو بھی سلام پہنچاتے اور ان نیکیوں کو پھیلانے میں زمانے کے امام کی مدد کرتے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمائیں اور اسلام کے غلبے کے دن قریب لانے میں مددگار بنتے۔ لیکن اس کے بالکل برعکس عامة المسلمین بالکل بھول گئے اور سلامتی کے مقابلے میں شدت پسندی کا مظاہرہ کیا۔

اس کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک بصیرت افروز اقتباس پیش فرمایا پھر فرمایا کہ دیکھیں کس عاجزی سے دنیا کی بھلائی اور سلامتی کے جذبات کا اظہار آپؑ نے فرمایا ہے تاکہ دنیا تباہی سے بچے۔

فرمایا: پس جیسے اللہ نے فرمایا کہ یقیناً اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے، وہ کس طرح ان مخالفین سے حساب لے گا وہ خدا تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ لیکن اگر مسلمان غور کریں کہ جن مشکلات اور آفات سے گذر رہے ہیں اور بعض جگہ انہیں ذلت و رسوائی کا بھی سامنا ہے، یہ بات ضرور خوف پیدا کرے گی کہ کہیں دنیا میں ہی خدا نے حساب لینا تو شروع نہیں کردیا۔ فرمایا: باوجود خیر امت ہونے کے مسلمان غیروں کے آگے ہاتھ پھیلانے والے بن گئے ہیں اور اس وجہ سے اسلام مخالف حکومتیں مسلمانوں اور مسلمان حکومتوں سے اپنی مرضی کی باتیں منواتی جارہی ہیں۔

فرمایا: ہم احمدیوں کو یہ یقین ہے کہ غلبہ انشاء اللہ اسلام کو ہی ہونا ہے اور ہونا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کے ذریعہ سے ہی ہے لیکن مسلمانوں کو توجہ دلانا بھی اب شدت سے احمدیوں کا کام ہے اور ان کی ذمہ داری ہے کہ مسیح محمدی کے عاجزی اور سلامتی کے اس پیغام کو سمجھتے ہوئے اللہ کے حکم کی تعمیل میں بڑھ کر ان جذبات کو لوٹائیں اور لوٹانا یہی ہے کہ مسیح محمدی کی کامل اطاعت و فرمانبرداری ہو اور یہ صرف اس صورت میں ممکن ہے جب اس کی جماعت میں شامل ہوں گے۔ پھر دیکھیں مسلمانوں کو کس طرح طاقت ملتی ہے اور ان کا کھویا ہوا وقار انہیں ملتا ہے۔ اور اسلام محبت اور بھائی چارے کا پیغام کس تیزی سے دنیا میں پھیلتا ہے اور جب یہ ہوگا تو یہ مسلمانوں کی طرف سے آنحضرت صلعم کے عظیم خیر سگالی کے پیغام کو جو دنیا کی بھلائی کیلئے آپؐ لائے تھے، اس کو اعلیٰ رنگ میں لوٹانے کی کوشش ہوگی۔ کاش! مسلمان اس نکتہ کو سمجھیں اور ہم بھی اسلام کا زندگی بخش پیغام، آنحضرت ﷺ اور آپ کے غلام صادق کی بیعت میں آکر دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کی بھرپور کوشش کریں۔ یہ ہمارا بھی فرض بنتا ہے اس کے لئے آنحضرت ﷺ اس شدت سے درد رکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کو قرآن کریم میں بیان فرمایا ہے آنحضرت ﷺ کفار سے مصیبتیں اٹھا کر بھی ان کے لئے دلی ہمدردی کا جذبہ رکھتے تھے اور یہی جذبہ آنحضرت صلعم کے عاشق صادق کو ماننے والوں کی جماعت کا ہونا چاہئے کہ نہ صرف خاص کوشش سے غیروں کو پیغام پہنچائیں بلکہ دعاؤں میں خدا سے مدد مانگیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کی جماعت میں آنا ہماری بہت بڑی خوش قسمتی ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ان لوگوں میں شامل ہیں جو دنیا کی ہمدردی میں ان کو نیکی کی راہ دکھانے والے ہیں، ان کو سیدھی راہ دکھانے کی کوشش میں ہیں اور اس کے لئے اپنے آپ کو مشقت میں ڈالنے والے ہیں۔ فرمایا ایک احمدی کا

(باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)